عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۱۹ تا ۲۵/جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۷ تا ۱۳/ستمبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۱۶

7/ستمبر جب قادیانیوں کو کافر قرار دیا

محافظ ختم نبوت خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

توضیح وتشریح البصیر عزوجل

جواہر پارے

Email: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatme-nubuwwat.org

سچی توبہ اور حقوق العباد:

س:...... اگر انسان گناہ کبیرہ کرتا ہے مثال کے طور پر زنا یا شراب پیتا ہے۔ کسی کا حق مارتا ہے کسی کا دل توڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک ہدایت دیتا ہے وہ ان گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور آئندہ کے لئے پرہیز کرتا ہے کیا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ میں بچپن میں تقریباً ۱۵ سال کی عمر تک نانی کے ساتھ رہا میں نے اپنی نانی کا دل دکھایا انہیں تنگ کیا انہوں نے مجھے بددعا دی اور نانی کا انتقال ہوئے ۷ سال ہو گئے ہیں اب میں ۲۲ سال کا ہوں میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔

ج:...... سچی توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں البتہ حقوق ذمہ رہ جاتے ہیں۔ پس اگر کسی کا مالی حق اپنے ذمہ ہو تو اس کو ادا کردے یا صاحب حق سے معاف کرالے اور اگر غیر مالی حق ہو (جیسے کسی کو مارنا، گالی دینا، غیبت کرنا وغیرہ) تو اس کی زندگی میں اس سے معاف کرائے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا استغفار کرتا رہے ان شاء اللہ معافی ہو جائے گی۔

گناہ گار دوسروں کو گناہ سے روک سکتا ہے:

س:...... میں ایک گناہ گار آدمی ہوں انتہائی گناہ کئے ہیں اور کر رہا ہوں۔ لیکن میری فطرت یہ ہے کہ میں جو گناہ کرتا ہوں اگر وہی گناہ کسی اور کو کرتے دیکھتا ہوں تو اسے خدا کا خوف دلاتا ہوں کہ تم کو ایسے گناہ نہیں کرنے چاہئیں۔ حالانکہ میں تو وہ ان گناہ میں مبتلا ہوتا ہوں۔ ایک دفعہ کسی کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نظر سے گزرا:

"ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اس کی انتڑیاں آگ سے نکل پڑیں گی، دوسرے جہنمی اس سے پوچھیں گے اے فلاں! تو تو ہمیں نیکی کی تلقین کیا کرتا تھا پھر اس عذاب میں۔ وہ کہے گا؟ ہاں میں تمہیں نیکی کی تلقین کیا کرتا تھا مگر خود اس کے قریب نہ جاتا تھا اور برائیوں سے تم کو روکتا تھا اور خود برائیاں کرتا تھا۔"

مندرجہ بالا ارشاد گرامی پڑھنے کے بعد میں نے لوگوں کو ہدایت کرنا بند کردی ہے۔ اب جب کسی کو گناہ میں مبتلا دیکھتا ہوں تو بھی اسے منع نہیں کرتا کہ میں خود گناہ گار ہوں اگر میں اسے منع کروں گا تو میرا قیامت والے دن وہی حشر ہوگا۔ آپ وضاحت فرمادیں کہ میں کیا کروں گناہوں سے متعدد بار توبہ کی ہے مگر پھر وہ گناہ سرزد ہو جاتے ہیں ورنہ دونوں قسموں کا کفارہ میرے سر پر ہے ہر گناہ کے لئے قسم کھاتا ہوں مگر گناہ کسی نہ کسی صورت میں ہو جاتا ہے غرض کہ دل بالکل کالا ہو چکا ہے اور شیطان کے راستے پر گامزن ہوں خدا میری حالت پر رحم کرے اور آپ بھی دعا کریں اور کچھ ہدایت ونصیحت فرمادیں۔

ج:...... گناہ گار اگر دوسرے کو گناہ سے روکے تو یہ بھی نیکی کا کام ہے دوسروں کو گناہ سے باز رکھنے کا کام تو نہیں چھوڑنا چاہئے البتہ خود گناہ کو چھوڑنے کی ہمت ضرور کرنی چاہئے۔ اس کے لئے آپ مجھ سے بھی خط و کتابت کریں اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہوئی تو ان شاء اللہ آپ کو بھی توبہ کی توفیق ہو جائے گی گناہوں سے پریشان نہیں ہونا چاہئے البتہ ان کے تدارک کا اہتمام کرنا چاہئے۔

معراج جسمانی کا ثبوت:

س:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی ہوئی یا روحانی؟ براہ کرم تفصیلی جواب سے نوازیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج حاصل نہیں ہوئی تھی۔

ج:...... حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ "نشر الطیب" میں لکھتے ہیں:

"تحقیق سوم...... جمہور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ معراج بیداری میں جسد کے ساتھ ہوئی اور دلیل اس کی اجماع ہے اور مستند اس اجماع کا یہ امور ہو سکتے ہیں۔"

(آگے اس کے دلائل فرماتے ہیں)

(نشر الطیب ص:۸۰ مطبوعہ [illegible])

اور علامہ سہیلیؒ "الروض الانف" شرح سیرت ابن ہشام میں لکھتے ہیں:

"مہلب نے شرح بخاری میں اہل علم کی ایک جماعت کا قول نقل کیا ہے کہ معراج دو مرتبہ ہوئی۔ ایک مرتبہ خواب میں دوسری مرتبہ بیداری میں جسد شریف کے ساتھ۔" (ص:۲۴۳ ج:اول)

اس سے معلوم ہوا کہ جن حضرات نے یہ فرمایا کہ معراج خواب میں ہوئی تھی۔ انہوں نے پہلے واقعہ کے بارے میں کہا ہے ورنہ دوسرا واقعہ جو قرآن کریم اور احادیث متواترہ میں مذکور ہے وہ بلاشبہ بیداری کا واقعہ ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

۱۹ تا ۲۵/جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۷ تا ۱۳/ستمبر ۲۰۰۱ء

شمارہ: ۱۶ — جلد: ۲۰

☆ بیاد گار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد [illegible] تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆............☆............☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

۷/ستمبر کو "یوم ختم نبوت" منانے کا اعلان .... (اداریہ) 4
محافظ ختم نبوت، خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ .... (حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی) 6
توضیح و تشریح البصیر جل جلالہ .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 9
۷/ستمبر جب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا!! .... (محمد طاہر رزاق) 11
سخاوت! مومن کی امتیازی شان .... (پروفیسر عفت گل اعزاز) 13
جواہر پارے .... (مولانا قاضی احسان احمد) 14
تصور انسان .... (انیس احمد) 17
عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں .... (جناب محمد اسلم صدیقی) 21
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء کیلئے خوشخبری 24
ختم نبوت کانفرنس میرپور خاص (مفصل رپورٹ) .... (حافظ محمد عمران) 25

زرتعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ : ۷ روپے
ششماہی : ۱۷۵ روپے
سالانہ : ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۵۹۰۸ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷/ستمبر کو ’’یوم ختم نبوت‘‘ منانے کا اعلان!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ دامت برکاتہم نے اعلان کیا ہے کہ ۷/ستمبر کو ’’یوم ختم نبوت‘‘ منایا جائے‘ کیونکہ یہ دن عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے ایک یادگار اور تاریخ ساز دن ہے‘ اس دن اللہ تعالیٰ نے شہدائے ختم نبوت اور قافلہ امیر شریعت کی خدمات‘ اور قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے‘ جاں نثاران ختم نبوت کو سرخرو اور سرفراز فرمایا‘ اور منکرین ختم نبوت مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے لئے ذلت و رسوائی ہمیشہ کے لئے ان کے مقدر میں لکھ دی۔

آج سے تقریباً ۲۷ سال قبل ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کر کے تاریخ میں اہم مقام پایا‘ اس فیصلہ تک پہنچنے کے لئے مسلمانوں کو تقریباً نوے سال تک مسلسل جدوجہد کرنی پڑی‘ بے پناہ قربانیاں دیں‘ ہزاروں مسلمان شہید ہوئے‘ لاکھوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں‘ لیکن انگریز کی تیار کردہ سازش کا پردہ چاک کیا‘ اور اس کی خود ساختہ قادیان کی جھوٹی نبوت کا سکہ نہیں چلنے دیا‘ مرزا قادیانی نے انگریز کی تیار کردہ سازش کے تحت نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کی وحدت پہ شب خون مارنے کی جو کوشش کی تھی امت مسلمہ نے اپنے اتفاق و اتحاد کے زور سے اسے ناکام بنادیا‘ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف ہمارے اکابرین‘ خصوصاً علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ‘ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ‘ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ‘ مجاہد اسلام مولانا محمد علی جالندھریؒ‘ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ‘ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ‘ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ‘ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ‘ مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ‘ مفکر ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ‘ مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ‘ امام اہل سنت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ‘ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ان کے رفقاء کار نے ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے سلسلہ میں جو خدمات اور بے مثال قربانیاں دی ہیں وہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اس سال اتفاق سے یہ تاریخی دن جمعۃ المبارک کو آرہا ہے‘ اس مناسبت سے اکابرین ختم نبوت نے ملک بھر کے علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ خطبات جمعہ میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر قرآن و سنت سے روشنی ڈالیں‘ تاکہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت لوگوں کے ذہنوں میں اجاگر ہو اور اس کے ساتھ ساتھ فتنہ قادیانیت کے کفریہ عقائد و عزائم سے عوام الناس کو باخبر کریں کہ قادیانیت نے ختم نبوت کا انکار کر کے اتنا سنگین جرم کیا ہے کہ جس کے نتیجہ میں دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی ان کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے‘ اور وطن عزیز میں کلیدی عہدوں پر فائز کئے گئے قادیانیوں کی برطرفی کا مطالبہ کریں‘ کیونکہ قادیانی مذہب کے پیروکار ملک و ملت دونوں کے غدار‘ اور اسلام دشمن طاقتوں کے وفادار ہیں کلیدی عہدوں پر ان کی تعیناتی ناقابل برداشت اور ملک و ملت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہوگی۔ ویسے تو ہر دور میں اسلامی احکامات سے نابلد حکمرانوں نے قادیانیت نوازی کی پالیسی اختیار کی‘ مگر موجودہ حکمرانوں نے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی قادیانیت نوازی کی خطرناک پالیسی اختیار کی ہوئی ہے‘ شاید وہ اپنے غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کر کے اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے کی غلط فہمی میں مبتلا ہیں‘ انہیں یہ حقیقت بھی نہیں بھولنی چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باغیوں کو پناہ دینے کا جرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سنگین جرم ہے کہ

اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کے لئے نشان عبرت بنا دیا۔ قادیانیت کی مردہ لاش میں روح ڈالنے کی ناکام کوشش کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے روح نکال لی۔ موجودہ دور حکومت میں چن چن کر قادیانی افراد کو آگے لایا جا رہا ہے۔ ہر محکمہ قادیانی افراد کے حوالے کرنے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے' جس سے مسلمانوں میں عموماً اور مذہبی حلقوں میں خصوصاً ایک تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟ مثلاً گزشتہ دنوں جناب پرویز مشرف کے صدر پاکستان کا عہدہ سنبھالنے کے بعد یہ افسوس ناک خبر سننے کو ملی کہ سی بی آر کا چیئرمین ایک کٹر قسم کے قادیانی ریاض ملک کو بنایا گیا ہے' جو مبینہ طور پر ایک جنونی قادیانی ہے' وہ حکومت کی بجائے قادیانی مفادات کا علمبردار ہے' اس قسم کے قادیانی کو سی بی آر جیسے اہم محکمہ کا چیئرمین بنانا پورے محکمہ کو قادیانیت کے شکنجے میں دینے کے مترادف ہے۔

☆......اس سلسلہ میں یہ بات بھی شنید میں آئی ہے کہ ریاض ملک کو یہاں تک لانے میں درپردہ وزیر خزانہ شوکت عزیز کا ہاتھ ہے' جو قادیانیوں سے تعلقات اور قادیانیت نوازی کے حوالہ سے پہلے ہی مسلمانوں کی نظروں میں مشکوک ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس تقرری کے خلاف بروقت بھرپور احتجاج کیا اور اس سلسلہ میں حکام بالا کو خطوط وغیرہ بھی تحریر کئے لیکن تا حال اس قادیانی کو برطرف نہیں کیا گیا۔

☆......اسی طرح مسلم کالونی چناب نگر کے پلاٹوں کی نیلامی کے سلسلہ میں نوکر شاہی نے قادیانیت نوازی کا بدترین کردار ادا کرتے ہوئے ابھی تک نیلامی میں حصہ لینے والے مسلمانوں کو حیران و پریشان کیا ہوا ہے۔

☆......گزشتہ دنوں یہ عجیب و غریب خبر سننے کو ملی کہ قادیانی جماعت کے اداروں کو مذہبی اور خیراتی ادارے قرار دیتے ہوئے انہیں انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے' جس پر مذہبی حلقوں نے شدید احتجاج کیا اور اسے قادیانیت نوازی کی بدترین مثال قرار دیتے ہوئے اس قسم کے احکامات کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

☆......پی آئی اے میں عرصہ دراز سے قادیانیوں کی یلغار نے مسلمان ملازمین کو پریشان کر رکھا ہے۔ اب سے چند روز قبل اس قسم کی خبریں اخبارات میں چھپی ہیں کہ پی آئی اے کی پروازوں میں سفر شروع کرنے سے قبل جو قرآنی دعا پڑھی جاتی تھی اسے ختم کرنے کے احکامات جاری کر دیے گئے ہیں اور اس سلسلہ میں یہ بیہودہ دلیل دی گئی ہے کہ اس سے وقت ضائع ہوتا ہے۔

ے: ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا؟

پی آئی اے کی پروازوں میں میوزک سنانے پر تو کوئی پابندی نہیں اور نہ ہی اس سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے' لیکن افسوس کہ سفر شروع کرنے سے قبل ایک آدھ منٹ کے لئے قرآنی آیت پڑھنے سے وقت ضائع ہونے کا بہانہ کر کے یہ دعا پڑھنے کا عمل ختم کر دیا گیا ہے۔

آخر ایک محب وطن پاکستانی مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ پاکستان جیسے ایک اسلامی ملک میں جس کا دستوری مذہب اسلام ہو' اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ یہ مذاق کیا معنیٰ رکھتا ہے؟

اور اس قسم کی حرکات سے آخر کیوں عذاب خداوندی کو دعوت دی جارہی ہے؟

جس زمیں پہ شریعت کی توہین ہو
گر پڑے نہ کہیں آسماں دوستو!

تحریر: مولانا نذیر احمد تونسوی

یارِ غار، محافظِ ختمِ نبوت، خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

پروانے کو چراغ، بلبل کو پھول بس — صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت و رسالت کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو قبول ایمان کی دعوت دی تو مردوں میں سب سے پہلے جس خوش نصیب ہستی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہا وہ مشیر رسول، یار غار و مزار، وفادار نبوت، محافظ ختم نبوت، رفیق و لئیق و عتیق، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے۔

آپ کا اصل نام عبداللہ ہے، لقب صدیق و عتیق ہے، کنیت ابوبکر ہے، والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ، والدہ کا نام سلمٰی رضی اللہ عنہا ہے اور کنیت ام الخیر ہے، ساتویں پشت میں شجرہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے، عمر میں تقریباً ڈھائی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے ہیں، بڑے نرم دل اور بردبار تھے خود بھی صحابیؓ والدین بھی صحابیؓ اور اولاد کے صحابی ہونے کا اعزاز بھی آپ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ قبول اسلام سے قبل بھی حضرت ابوبکرؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستانہ مراسم تھے۔ بعدازاں یہ مراسم اتنے بڑھے کہ ام المومنین صدیقہ کائنات، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں۔"

جب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت و رسالت کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے مکہ سے باہر گئے ہوئے تھے، آپؓ جب سفر سے واپس مکہ تشریف لائے تو سرداران مکہ سے ملاقات ہوئی، دوران گفتگو یہ نئی بات ہوئی، سرداران مکہ نے بتایا کہ ابوطالب کے یتیم بھتیجے اور آپ کے دوست محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، یہ سن کر صدیق اکبرؓ کا دل بے قرار ہوگیا، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے تیار ہوئے فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تشریف لائے اور سب سے پہلا سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعثت کے متعلق کیا۔ جواب سنتے ہی فوراً اسی مجلس میں بلاچون و چرا گردن جھکا دی، مشرف بہ اسلام ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کا مفہوم ہے کہ: "میں نے جس شخص کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی اس نے تھوڑی بہت جھجک، کوئی مطالبہ، کچھ مہلت ضرور طلب کی، لیکن ابوبکر صدیقؓ بلا جھجک، غیر مشروط طور پر مسلمان ہوئے۔"

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قبول اسلام کے بعد دن رات تبلیغ اسلام اور خدمت اسلام میں مصروف ہوگئے، کاروبار، جان و مال، عزت و آبرو، مال و زر، سارا گھر، اہل و عیال، ساری زندگی کا سرمایہ خدمت اسلام اور خدمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کردیا۔ جب سیدنا صدیق اکبرؓ مسلمان ہوئے تو مال تجارت میں پھیلی ہوئی رقم کے علاوہ چالیس ہزار درہم آپ کے پاس نقد موجود تھے، جو آپ نے اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قربان کردیئے تمام تکالیف اور مصائب میں، سفر و حضر میں، احد و بدر میں، غار و مزار میں، جاں نثاری و غمخواری میں، زندگی ساری میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق و شریک نظر آتے ہیں:

نبوت کا غم خوار صدیق اکبرؓ
رفیق و وفادار صدیق اکبرؓ
نبوت ہے قدرت کا شاہکار بیشک
نبوت کا شاہکار صدیق اکبرؓ

ایام حج میں مختلف اطراف سے آئے ہوئے لوگوں کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام دیتے تو صدیق اکبرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا تعارف ایسے بہترین انداز میں لوگوں سے کراتے جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد اسلام کی تعلیمات سے روشناس ہوتے اور سینکڑوں افراد اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کرتے، جن میں بڑے بڑے اکابر صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں، جو آفتاب نبوت کی شعاؤں سے فیضیاب ہوکر آسمان ہدایت کے درخشندہ و تابندہ ستارے بنے، علاوہ ازیں ذی اثر قریش کے چشم و چراغ بھی آپ کی تبلیغ و ہدایت سے اسلام میں داخل ہوئے۔ اس کے علاوہ حضرت بلال

حبشی رضی اللہ عنہ جیسے کمزور اور جرم بے گناہی میں کفار مکہ کے مظالم کی چکی میں پسنے والے متعدد افراد کو خرید کر کفار مکہ کے طوق غلامی سے ہمیشہ کے لئے نجات دلائی۔ اسی ایثار اور خدمت اسلام کے پیش نظر ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بلاشبہ دوستی اور مالی قربانی کے سلسلہ میں میرے اوپر سب لوگوں سے زیادہ احسان ابوبکر صدیقؓ کا ہے۔''

مسجد نبوی کی زمین جو دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خریدنے کا فیصلہ فرمایا تو اس کی ساری رقم ابوبکر صدیقؓ نے ادا فرمائی۔ ہجرت کے موقع پر آپؓ کے گھر میں تقریباً پانچ ہزار درہم نقد موجود تھے' وہ تمام رقم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات سفر کے لئے اپنے ساتھ لی اور ایک پیسہ بھی گھر میں نہ رکھا' اسی طرح غزوۂ تبوک کے موقع پر جب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے چندہ کی اپیل کی تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے سارا گھر پیش کر دیا:

بہر اسلام ہر ایک نے بے دھڑک مال و زر دیا
کسی نے ثلث لا دیا' کسی نے نصف گھر دیا
اور عائشہؓ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کر دے دیا

سیدنا صدیق اکبرؓ تمام معاملات میں سرور کائنات کے دست راست اور مشیر خاص رہے' اگرچہ اس کی حیثیتیں مختلف رہیں' مثلاً میدان کارزار میں وہ جانباز سپاہی نظر آتے ہیں' مشورہ کے وقت وہ اعلیٰ درجہ کے مشیر باتدبیر نظر آتے ہیں' نامساعد حالات میں وہ پتھر کی چٹان سے زیادہ مضبوط نظر آتے ہیں' سازگار حالات میں ان سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نظر نہیں آتا' عابدان نصف شب میں آپ سے زیادہ پوری امت میں کوئی عابد و زاہد اور شب زندہ دار نظر نہیں آتا' آپ تمام صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ بہادر تھے' غزوۂ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا' غزوۂ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے والوں میں آپ پیش پیش تھے' صدیق اکبرؓ نے تمام غزوات میں اپنی دلیری جرأت و بہادری اور تلوار کے خوب جوہر دکھائے' الغرض جس حیثیت سے بھی دیکھیں سیدنا صدیق اکبرؓ تمام صحابہ کرامؓ میں ممتاز نظر آتے ہیں' صحابہؓ تو سارے ہی آسمان رشد و ہدایت کے درخشندہ و تابندہ ستارے ہیں' مگر خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی بات ہی کچھ اور ہے' صدیق اکبرؓ کا ایمان با کمال' صحابیت بے نظیر و بے مثال' ان کی خلافت کا زمانہ چند ماہ اور دو سال ہے' مگر فتوحات سے مالا مال ہے' ان کا عشق رسول لازوال ہے' ثانی اثنین ان کا خطاب ہے' ان کا ایک ایک کارنامہ لاجواب ہے' خصوصاً سفر ہجرت کے موقع پر صدیق اکبرؓ نے بے مثال قربانی پیش کر کے عشق و محبت کی جو لازوال داستان رقم کی ہے رہتی دنیا تک امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) انہیں اس وفاداری پر خراج عقیدت پیش کرتی رہے گی۔

* آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ نے خلافت جیسا غیر معمولی منصب سنبھالا تو چاروں طرف اسلام کے خلاف فتنے ہی فتنے نظر آئے' نو مسلم قبائل اسلام سے برگشتہ ہو کر مسلمانوں کے مخالف ہو گئے' منکرین زکوٰۃ کا فتنہ مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار تھا' منکرین ختم نبوت' اسود عنسی' طلیحہ اسدی' سجاح بنت حارث اور مسیلمہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے بغاوت کر کے اسلام کے خلاف ایک مضبوط محاذ کھول دیا تھا' ان حالات میں خلیفہ رسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے تمام فتنوں کے اندھیروں کا پردہ چاک کیا' اور خداداد صلاحیت' جرأت و ہمت' عزم و استقلال اور اپنی فکر روشن سے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جو تاریخ اسلام کی پیشانی کا نور اور قوت ایمان سے بھرپور ہیں' پھر ایرانی اور رومی شہنشاہیت کا تختہ الٹنے کے لئے (جن کے مظالم سے دنیا کراہ رہی تھی) سب سے پہلے صدیق اکبرؓ نے ہاتھ بڑھا کر علم جہاد بلند کیا' اور لشکر اسامہؓ کی روانگی کے حق میں صدیق اکبرؓ نے سخت گیر موقف اختیار کرتے ہوئے جو الفاظ ادا فرمائے ہیں ان سے ان کے عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی جرأت و بہادری اور موقف پر ڈٹ جانے کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے' فرمایا:

''واللہ! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ لشکر اسامہؓ کی روانگی کے باعث مجھ پر آسمان ٹوٹ پڑے گا یا مجھے زمین نگل جائے گی تو بھی میں اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اسے بہر حال پورا کر کے رہوں گا۔''

فرمایا:

''میں اس جھنڈے کو ہرگز نہیں کھول سکتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے باندھا ہو اور نہ ہی اس لشکر کو روک سکتا ہوں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روانہ فرمایا ہو۔''

اور منصب خلافت سنبھالنے کے بعد آپؓ نے سب سے پہلا حکم لشکر اسامہؓ کی روانگی کا صادر فرمایا' اور خود تشریف لا کر اپنے ہاتھوں سے اس لشکر کو روانہ فرمایا اور ہدایات دیں' اس لشکر کی روانگی سے اطراف مدینہ ہی نہیں بلکہ روم تک اس اسلامی لشکر اور اسلامی حکومت کی دھاک بیٹھ گئی اور ارتدادی

قوتیں مسلمانوں سے خوفزدہ ہوگئیں۔ چنانچہ لشکر اسامہؓ چالیس روز کے بعد فتح و کامرانی کے جھنڈے گاڑتا ہوا واپس آگیا' شام کا یہ حملہ اسلام کے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا' منافقین اور مرتدین کے دلوں میں لشکر اسلام کی قوت کا رعب بیٹھ گیا' سیدنا صدیق اکبرؓ کے اس اقدام نے اسلام دشمن طاقتوں کے حوصلے پست کر دیئے۔

دور صدیقی میں فتنۂ ارتداد نے تین طریقوں سے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف حملے شروع کئے' ایک گروہ جھوٹے مدعیان نبوت کے گرد جمع ہو کر مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہوا' دوسرے گروہ نے زکوٰۃ اور اسلام کے بعض دیگر احکامات کا انکار کر کے اسلام سے بغاوت کا راستہ اپنایا' تیسرے گروہ نے اسلام سے منحرف ہو کر اپنے سابقہ مذہب کو اختیار کر کے اسلامی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ صدیق اکبرؓ نے تینوں گروہوں کے خلاف بیک وقت اعلان جہاد کر کے تھوڑی سی مدت میں تمام فتنوں کو پیوند خاک کیا اور تمام بغاوتیں ختم کر کے دوبارہ ان علاقوں پر پرچم اسلام بلند کر کے نظام اسلام کا نفاذ کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منصب خلافت سنبھالتے ہی منکرین ختم نبوت کی بیخ کنی اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے خصوصی توجہ فرمائی' اور جرنیل اسلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت باسعادت میں ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دے کر منکرین ختم نبوت کے سرغنہ مسیلمہ کذاب سے نمٹنے کے لئے یمامہ کی طرف روانہ فرمایا۔ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس لشکر میں شمولیت کی ترغیب دی' جس کے نتیجہ میں اصحاب بدر' مفسرین' محدثین' حفاظ اور قراء صحابہ کرامؓ نے خصوصی طور پر اس لشکر میں شمولیت کی سعادت حاصل کی' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کا قلع قمع کرنے کے لئے تیار ہوا' صدیق اکبرؓ نے اس لشکر کے لئے خصوصی مشاورت بھی فرمائی اور فوجی افسران کو خصوصی ہدایات سے بھی نوازا' لشکر اسامہؓ کے بعد یہ دوسرا لشکر تھا جس کو بڑی اہمیت کے ساتھ خلیفہ اول نے روانہ فرمایا' پہلے لشکر میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا معاملہ تھا اور اس دوسرے لشکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا معاملہ تھا تمام صحابہ کرامؓ کے اجماع سے آپؓ نے اس جہاد کا اعلان فرمایا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ اس معرکے میں مسیلمہ کذاب سمیت تقریباً تیس ہزار مسیلمی' لشکر اسلام کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے' اور باقیوں نے توبہ کر کے از سر نو اسلام قبول کیا اور لشکر اسلام میں سے تقریباً بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا' اس میں تقریباً سات سو صحابہ کرام قرآن مجید کے حفاظ اور قراء تھے' اتنی بڑی تعداد میں صحابہ کرامؓ نے قربانی پیش کر کے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو مسلمانوں پر واضح کر دیا۔ صدیق اکبرؓ کے اس فیصلے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے' صدیق اکبرؓ کی یہ سنت ہر دور میں امت محمدیہ کے لئے مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کے ضمن میں ایک حکم کا درجہ رکھتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت کے ابتدائی چند ماہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوء اسلام کے خلاف اٹھنے والے تمام فتنوں کو پیوند زمین کر کے' اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا جھنڈا بلند کیا۔ آج بھی اگر منکرین ختم نبوت' خصوصاً قادیانی فتنہ کے خلاف خلیفہ اول کی سنت پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ نصرت خداوندی مسلمانوں کا استقبال کرے گی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہ صرف ان فتنوں کو خاک میں ملایا بلکہ دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے اسلامی حکومت کو استحکام بخش کر فتوحات اسلام کا وہ سلسلہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں شروع ہو گیا تھا دوبارہ جاری فرمادیا' چنانچہ دور صدیقی میں فتوحات کا وہ طویل سلسلہ شروع ہو گیا' جو بعد میں آنے والے ادوار میں پوری دنیا میں پرچم اسلام کی بلندی کا باعث بنا' اس اعتبار سے فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی کہ: ''اس امت کے سب سے بڑے محسن صدیق اکبرؓ ہیں۔''

رحلت: تقریباً ۱۵ پندرہ دن مسلسل بخار رہا' انتقال کے روز ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت فرمایا کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دن رحلت فرمائی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا دوشنبہ کے دن' پوچھا آج کونسا دن ہے؟ عرض کیا گیا دوشنبہ فرمانے لگے مجھے امید ہے کہ میری وفات بھی آج ہوگی۔''

دو برس تین ماہ اور نو دن تک مسند خلافت پر جلوہ افروز رہ کر تریسٹھ برس کی عمر میں ۲۲/ جمادی الثانی بروز دوشنبہ ۱۳ھ کو اس دار فانی سے رخصت ہو کر دار بقاء آخرت کی طرف روانہ ہوئے' خلیفہ ثانی مراد پیغمبر' داماد حیدر' حضرت عمر فاروقؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی' بعد ازاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون ہوئے یعنی اس جگہ جو رشک جناں کہلاتی ہے۔ (رضی اللہ عنہ ورضوعنہ)

تحریر: مولانا محمد اشرف کھوکھر

توضیح و تشریح البصیر جل جلالہ

البصیر جل جلالہ: اللہ رب العزت کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے۔ بصر: اس قوت کو کہتے ہیں جو مشہودات کا ادراک کرتی ہے۔ اللہ رب العزت کو جملہ مبصرات و مدرکات اور مشہودات کا ادراک حاصل ہے اور وہی "البصیر جل جلالہ" ہے۔ سورۂ یونس میں فرمایا:

"ام من یملک السمع والابصار"

ترجمہ: "شنوائی اور بینائی کا مالک کون ہے؟"

سورۂ دھر میں فرمایا:

"فجعلناہ سمیعاً بصیرا"

ترجمہ: "(ہاں رب العالمین) وہی ہے جس نے انسان کو سمیع و بصیر بنایا۔"

سورۂ آل عمران میں فرمایا:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔"

فرمایا:

ترجمہ: "اللہ اپنے بندوں کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔"

ترجمہ: "اللہ ہر شے کو دیکھنے والا ہے۔"

اللہ رب العزت نے کائنات کو رنگا رنگ عجائبات سے معمور فرمایا ہے، وہ تمام الوان و اجسام، افعال و اعمال، جمادات و اشکال کو دیکھنے والا بھی ہے۔ البصیر جل جلالہ وہ ہے جو سمندروں کی گہرائیوں، رات کی تاریکیوں کا خالق ہے لہٰذا تمام مخلوقات بری، بحری اور خاکی کو دیکھنے اور ان کے حوائج و ضروریات کو پورا کرنے والا بھی ہے۔ تمام مخلوقات کی بصارتیں اسی البصیر جل جلالہ ہی کی پیدا کردہ ہیں۔ بعض جانور ایسے ہیں جو اپنی تیز بینائی کے باعث شب تاریک میں بھی اپنا سفر جاری رکھنے والے ہیں، بعض ایسے ہیں کہ وہ اپنی بینائی کا کام دیگر حواس سے لیتے ہیں مثلاً بچھو بینائی سے محروم ہوتا ہے لیکن وہ اپنی قوت سامعت سے آنکھ کا کام لیتا ہے، سانپ کانوں سے محروم ہوتا ہے لیکن وہ سامعت کا کام آنکھ سے لیتا ہے۔

اللہ رب العزت کی پیداہ کردہ ناری اور نوری مخلوقات بینائی رکھتی ہیں لیکن غیر مرئی جنہیں ہماری آنکھ دیکھنے سے قاصر ہے۔

انسانی بصارت کسی چیز کے فہم و ادراک کے لئے بیرونی محرک روشنی کی محتاج ہے چاہے وہ روشنی مصنوعی ہو یا قدرتی!! البصیر جل جلالہ ہی نے انسانی آنکھوں کی بناوٹ مختلف بنائی ہے کسی کو عقابی نظریں دے دیں تو کسی کی کبوتر جیسی نظریں اختلاف نظر و بصر بھی اسی البصیر جل جلالہ نے پیدا کر دیئے۔ آنکھ دیکھنے کا آلہ ہے جو کسی بھی چیز یا منظر کو دیکھتی ہے، عصبات پیغام رسانی کا کام کرتے ہیں اور دماغ فہم و ادراک کرتا ہے اور فکر و نظر کے پیمانے بنتے ہیں۔ دل اور آنکھوں میں گہرا رشتہ ہے، آنکھیں دل کی ترجمان ہوتی ہیں یوں سمجھیں کہ شب تاریک کی آنکھ کھلتی ہے تو نور سحر کی نمود ہوتی ہے، آفتاب کی کرنیں شفق کی سرخی کو چوم کر نوید مسرت دیتی ہیں۔ اگر دیکھنے والی آنکھ سحر خیزی کی عادی ہو تو ایک ننھی سی کرن گلاب کی کلی کو چومنے کا دلکش خوبرو اور خوبصورت منظر دیکھ سکتی ہے، رات کی ہوا کا آنسو جو شبنم کا قطرہ نہیں، موتی بن کر کلی کی آغوش میں پناہ گزیں ہوتا ہے گر جاتا ہے اور کلی کی انتہائی نرم و نازک پتیاں ایک دلنشیں انداز میں کھل جاتی ہیں اور کلی کھل کر خوبرو اور خوبصورت پھول بن جاتا ہے جو صاحب خرد و عقل انسان کو نوید مسرت دیتی ہے اور انسانی آنکھ نے یہ منظر دیکھا، دماغ سے فہم و ادراک کیا تو دل نور مسرت سے محظوظ ہوا اور زبان نے ان سب کا ساتھ دیا اور کہا:

"فتبارک اللہ احسن الخالقین"

دل ضمیر کی خواب گاہ ہے، شرارتوں اور سازشوں کی آماجگاہ، خواہشات کا خزانہ، مسرتوں گہوارہ، غموں کا سمندر اور ارمانوں کا بجلی گھر ہے اور اس کے ساتھ ہی تمناؤں کا مرکز، حسرتوں کا قبرستان، عشق کا میدان اور خودی کا دولت خانہ ہے۔ اگر دل پر یہی جذبات موجود ہوں تو آنکھیں خوشی سے مہک اٹھتی ہیں، اگر دل سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتیں، حقیقی خوبصورتی کا سرچشمہ دل ہے۔

ایمان، ارادہ اور نیت بھی دل ہی میں ہوتی ہے۔ معلوم ہوا دل اور آنکھوں میں گہرا رشتہ ہے، اگر انسانی آنکھ کسی اندوہناک منظر کو دیکھتی ہے تو فوراً دل پر چوٹ پڑتی ہے اور پیمانہ چھلک پڑتا ہے اگر اندر غم کا بادل چھا جائے تو باہر رم جھم لگتی ہے اور بقول شاعر

جب تک نہاں رہا غم دل راز تھا مگر
نکلا جو میری آنکھ سے افسانہ بن گیا

اور

مانا کہ ضبط عشق پہ ہے دل کو اعتماد
لیکن ہجوم اشک پہ کب اختیار ہے

شعراء ہجر و وصال کا تذکرہ کرتے ہوئے آنکھوں ہی کو مورد و الزام ٹھہراتے ہیں جیسا کہ ایک شاعر نے کہا

آنکھوں نے خطا کی تھی آنکھوں کو سزا ملتی
دن رات تڑپنے کی کیوں دل نے سزا پائی

البصیر جل جلالہ کے حضور اپنے گناہوں پر نادم معافی کی طلبگار آنکھ کی کیفیت کو ایک شاعر نے یوں بیان کیا ہے

جس آنکھ کے پردے میں چھلکتے رہیں آنسو
دراصل وہ سرچشمہ انوار خدا ہے

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ دل خودی کا دولت خانہ ہے، جس کا شاعر قرآن علامہ اقبالؒ

اپنے کلام میں مفصل ذکر کیا ہے' اسی طرح ایمان کا خزانہ بھی دل ہی میں ہوتا ہے اور حکمت و دانائی دل کے اندر ہوتی ہے جیسے قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے خیر کثیر فرمایا ہے۔ یہی حکمت بصیرت بھی کہلاتی ہے' بصارت آنکھ میں ہوتی ہے اور بصیرت دل میں!!

بصارت دل کی آنکھ کی روشنی ہے جس کے
حامل پاکیزہ قلوب ہوتے ہیں

غزوۂ خندق میں رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کدال چلاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ایران و روم فتح ہو جائیں گے' میں دیکھ رہا ہوں' یہ مستقبل کے بارے میں پیشگوئی بصارت کا کام نہیں تھا بلکہ بصیرت ہی کا تھا۔ نا آشنا بصیرت منافقین نے مذاق اڑایا کہ بھوکے پیٹ' چٹان پر کدال مار رہے ہیں اور روم و ایران کی فتح کی باتیں کرتے ہیں؟ لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ اسلام کو فتح و غلبہ حاصل ہوا اور رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سچ ثابت ہوئی اور روم و ایران فتح ہوا' جہاں اسلام کا پرچم لہرایا گیا اسلام اور اہل اسلام کامیاب و کامران ہوئے۔

جھکا دیں گردنیں فرطِ ادب سے کج کلاہوں نے
زباں پر جب عرب کے سارباں زادوں کا نام آیا

مجاہدین اسلام دشمنان اسلام سے برسرِ پیکار تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خداداد بصیرت سے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے دیکھا کہ دشمنان اسلام پہاڑ کے پیچھے سے یلغار کرنے والے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ پکار کر فرمایا: "یا ساریۃ الجبل' یا ساریۃ الجبل" یہ آواز فارس میں مجاہدین اسلام تک پہنچی!! تو یہ خداداد بصیرت تھی جس سے حضرت عمرؓ نے بیسوں میل دور کیفیت جنگ کو دیکھ لیا تھا۔

حیاء انسان کی آنکھ میں ہوتی ہے جیسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ایمان کا شعبہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا تو دوسری طرف مردوں کو بھی نظروں کی حفاظت کا حکم دیا گیا لہذا ایک سچے اور پکے مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے اپنی نگاہوں کو صحیح استعمال کرتے ہوئے ان نعمتوں پر عطائے البصیر جل جلالہ کا شکر ادا کرے۔ اگر دل میں یقین پیدا ہو جائے کہ ہمارا رب جو البصیر جل جلالہ ہے وہ ہماری ہر حرکات و سکنات کو ہر آن دیکھ رہا ہے تو بہت سے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے حفاظت ہو سکتی ہے۔ ہر انسانی آنکھ سونے کی محتاج ہے لیکن البصیر جل جلالہ نیند اور اونگھ سے بری ہے اور وہ ہر آن و ہر لحہ اپنی ہر چھوٹی بڑی آبی' بری' بحری' آبی' ناری' نوری مخلوق کو دیکھ رہا ہے اور ایک لحہ بھر کے لئے غافل نہیں' جو غافل ہو وہ رب نہیں ہو سکتا لہذا جس اللہ البصیر جل جلالہ نے ہمیں بے شمار و لا متناہی نعمتوں سے نوازا ہے اسی کو راضی کرنے کے لئے اپنی آنکھوں جیسی نعمت کو صحیح استعمال کریں اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے اسی کے سامنے پرنم آنکھوں کے ساتھ سر تسلیم خم کر دیں۔ اللہ رب العزت ہماری بصارت اور بصیرت کو محفوظ فرمائے۔

(آمین یارب العالمین)

ختم نبوت کانفرنس
چناب نگر کے شرکاء کے لئے
خوشخبری

۱۲'۱۱/اکتوبر/۲۰۰۱ء بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء کے لئے اس دفعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر ملیں گی۔ تمام شرکاء کانفرنس اس رعایت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنی اپنی لائبریریوں کو ختم نبوت کی کتب کا خزینہ بنائیں

احقر عزیز الرحمٰن عفی عنہ
خادم ختم نبوت دفتر مرکزیہ ملتان

تحریر: محمد طاہر رزاق

۷/ستمبر...... جب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا

قادیانی آج بھی ملکی قانون کو تسلیم نہیں کرتے اور قانون شکنی کو اپنا فرض سمجھتے ہیں' آج بھی مرزا قادیانی ملعون کی غلیظ تصنیفات' قادیانی اخبارات' جرائد' رسائل، اور دیگر لٹریچر پاکستان میں شائع ہورہا ہے۔ اسلامی شعائر کو مسخ کیا جارہا ہے۔ مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول' اس کی ہفوات کو وحی' اس کی خرافات کو احادیث' اس کی بیوی کو ام المومنین' اس کے ساتھیوں کو صحابہ' اس کے خاندان کو اہل بیت' اور اس کے شہر قادیان کو مکہ اور مدینہ کہا جارہا ہے۔ (نعوذ باللہ)

یہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء ہے' قادیانی مسئلہ کے بارے میں پاکستان کی قومی اسمبلی کا اجلاس ہورہا ہے' اسمبلی کی عمارت کو پولیس اور فوج نے گھیر رکھا ہے' ہزاروں مجاہدین ختم نبوت اسمبلی کے باہر شعلہ جوالہ بنے کھڑے ہیں' ان کے کان کسی خبر کے منتظر ہیں' ان کی آنکھیں کچھ تلاش کررہی ہیں' سانحہ ربوہ' جہاں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کو چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر ان کی بوگی کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ کر ہزاروں قادیانیوں' لاٹھیوں' کلہاڑیوں' آہنی مکوں اور پتھروں سے اس بری طرح مارا کہ وہ زخموں سے چور اور لہولہان ہوگئے' طلباء کے کپڑے پھاڑ دیئے گئے انہیں ریلوے اسٹیشن پر جانوروں کی طرح گھسیٹا گیا' اس سفاکانہ تشدد سے کئی طلباء بے ہوش ہوگئے' ان قادیانی غنڈوں کی قیادت موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کررہا تھا' ان طلباء کا قصور یہ تھا کہ جب ان کی گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تھی تو قادیانیوں نے حسب معمول اپنا ارتدادی تبلیغی لٹریچر طلباء کی بوگی میں تقسیم کیا تو طلباء نے اس کے جواب میں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے بلند کئے تھے قادیانیوں کے اس ظلم و بربریت پر ملت اسلامیہ تڑپ اٹھی اور قادیانیوں کے خلاف ایک زبردست تحریک اٹھ کھڑی ہوئی' تحریک گاؤں گاؤں' قصبہ' شہر شہر اور پھر ملک بھر میں پھیل گئی' عظیم الشان جلسے اور کانفرنسیں ہوئیں' میلوں لمبے جلوس نکلے' ملک گیر تاریخی ہڑتالیں ہوئیں' اب مسئلہ قومی اسمبلی میں پہنچ چکا ہے اور پوری قومی اسمبلی کو ایک خصوصی کمیٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے' جس کا آج آخری اجلاس ہے اور آج ہی فیصلہ بھی ہونا ہے۔

قومی اسمبلی کا تاریخی اجلاس جاری ہے' مجاہدین ختم نبوت اور اکابرین تحریک تحفظ ختم نبوت اسمبلی سے نکلنے والی آواز کے منتظر ہیں۔ اسلام آباد میں شدید گرمی اور حبس ہے۔ تقریباً ساڑھے تین بجے نیلگوں آسمان پر بادل کا ایک سفید براق ٹکڑا بڑی شان سے چلتا ہوا قومی اسمبلی کی عمارت سے گزرتا ہے اور وہ مجاہدین ختم نبوت پر ٹھنڈے پانی کے قطرات برساتا ہے' اس کے ساتھ ہی موسم میں ایک خوشگواری مہک پھیل جاتی ہے' عاشقان رسول ﷺ پکار اٹھتے ہیں کہ فتح کی نوید مسرت آگئی' اس واقعہ کو تھوڑی ہی دیر بیتی تھی...... گھڑی کی سوئیاں چار بج کر پینتیس منٹ پر پہنچی تھیں کہ اسمبلی سے نعرۂ تکبیر کی آوازیں بلند ہوئیں' اسمبلی ''تاجدار ختم نبوت...... زندہ باد''...... ''تاج و تخت ختم نبوت...... زندہ باد'' کے نعروں سے گونج اٹھی' چار بج کر پینتیس منٹ کے تاریخ ساز وقت پر قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا گیا' اسلام آباد اور راولپنڈی نعروں سے گونج اٹھے' دوسرے شہروں اور بیرونی ممالک میں ٹیلیفون پر اطلاعات ہونے لگیں' پورے پاکستان میں ایک جشن کا سماں ہوگیا' مساجد میں اعلان ہورہے ہیں' لوگ سجدوں میں گرے ہوئے ہیں' مٹھائیاں تقسیم ہورہی ہیں' مبارک بادیں دی جارہی ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے خوشی سے بغلگیر ہورہے ہیں۔

مسلمانو! آج قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا گیا' جو قرآن و حدیث کی رو سے پہلے ہی کافر تھے' آج پاکستان کی پارلیمنٹ نے بھی انہیں کافر قرار دے دیا' ہندوستان کے غیور مسلمانوں نے آزادی کی طویل جنگ لڑ کر جعلی نبوت کے موجد انگریز کو ہندوستان سے نکالا اور آج اس کی جعلی نبوت کا ٹاٹ لپیٹ کر اس کی جھولی میں جا پھینکا' آج انہیں کافر قرار دے دیا گیا جنہیں حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ نے اسلام اور وطن کا غدار کہا تھا اور سب سے پہلے حضرت علامہ نے ہی انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا' آج انہیں کافر قرار دیا گیا جنہوں نے تاج و تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی تھی' جنہوں نے خلافت عثمانیہ کی تباہی پر قادیان میں چراغاں کیا تھا' جنہوں نے سقوط ڈھاکہ پر بھنگڑا ڈالا تھا' جنہوں نے قرآن و حدیث میں تحریف و تبدل

کے طوفان اٹھائے تھے' جنہوں نے ہندوستان میں شاتم رسول کی تحریکوں کو جنم دیا تھا' جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن اسرائیل کی فوج میں اپنے نوجوانوں کو بھرتی کرایا۔

آج مجاہدین ختم نبوت کو اس خوشی کے موقع پر حضرت پیر مہر علی شاہ' حضرت علامہ انور شاہ کشمیری' حضرت علامہ اقبال' سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد علی مونگیری' پیر جماعت علی شاہ' مولانا ثناء اللہ امرتسری' مولانا ظفر علی خان' علامہ ابوالحسنات' مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' پروفیسر الیاس برنی رحمہم اللہ تعالیٰ اور دیگر اکابرین تحفظ ختم نبوت بڑی شدت سے یاد آرہے تھے' جنہوں نے اپنی زندگیاں تحفظ ختم نبوت پہ نچھاور کردی تھیں' جن کے قلم و زبان کی تمام صلاحیتیں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف تھیں' آج فتح و کامرانی کے اس عظیم موقع پر وہ عظیم ہستیاں موجود تو نہیں تھیں لیکن ملت اسلامیہ کو یہ دن انہی کی جدوجہد اور قربانیوں کی وجہ سے نصیب ہوا۔ یہ دن انعام تھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان غیور غلاموں کی محنتوں کا جو انگریزی دور میں تمام رکاوٹوں کو توڑتے ہوئے قادیان میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرتے اور جھوٹی نبوت کو خائب و خاسر کرتے' یہ دن ثمرہ تھا ۱۹۵۳ء کے ان دس ہزار شہدائے کرام کی جاں نثاریوں کا جنہوں نے وقت کے ظالم حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کیا اور تاج ختم نبوت کو اپنی دس ہزار جانوں کی سلامی پیش کی۔

قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں ''ربوی قادیانی'' اور ''لاہوری قادیانی'' کو کافر قرار دے دیا' دونوں جماعتوں کے سربراہوں ''مرزا ناصر'' اور ''صدرالدین'' کو صفائی کا بھرپور موقع دیا گیا۔ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار' علماء کرام اور دیگر ممبران نے مرزا ناصر کی جو درگت بنائی جو تگنی کا ناچ نچوایا' جو علمی محاسبہ کیا' جو ذہنی ورزش کرائی' وہ سادہ لوح قادیانیوں کے لئے سرمہ چشم کشا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہ تمام روداد ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' کے نام سے شائع کردی ہے۔ ہر قادیانی کو چاہئے کہ وہ خالی الذہن ہو کر اس کا مطالعہ کرے اور پھر سوچے کہ وہ کہاں کھڑا ہے؟

پارلیمنٹ کے اس تاریخ ساز فیصلے کو قادیانیوں نے آج تک تسلیم نہیں کیا بلکہ اس کے بعد انہوں نے کمال ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو اصلی مسلمان اور مسلمانوں کو سرکاری مسلمان کہنا شروع کردیا۔ قومی اسمبلی کے معزز اراکین جن میں مولانا مفتی محمود' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری' مولانا ظفر احمد انصاری' مولانا نعمت اللہ' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا عبدالحکیم رحمہم اللہ تعالیٰ مولانا شاہ احمد نورانی اور پروفیسر غفور احمد ایسے علماء اور دانشور شامل تھے جن کے متعلق قادیانیوں نے مندرجہ ذیل ہرزہ سرائی کی:

''قومی اسمبلی کی ہیئت ترکیبی سراسر نامعقول اور خلاف ضابطہ شرع متین تھی اور اس نے آئین میں متذکرہ ترمیم کرنے میں بے اعتدالی سے کام لیا...... غرضیکہ ایک طرف ختم نبوت کا اہم ترین دینی مسئلہ اور دوسری طرف تعیش پسند چھوکرے' جن کی شکلیں دیکھ کر گھن آتی ہے' ان کے ہاتھوں میں یہ مسئلہ دے دینا ایسا ہی تھا جیسے کسی بوڑھے بزرگ کی داڑھی شریر بچوں کے ہاتھوں میں آجائے۔ نتیجہ معلوم! پھر اس داڑھی کا جو حشر ہوسکتا ہے ہر شخص اندازہ کرسکتا ہے۔'' (ماسٹر امیر عالم قادیانی کا مقالہ بعنوان ''جدید آئینی ترامیم'' قادیانی جریدہ پندرہ روزہ ''لاہور'' ۲۵ نومبر ۱۹۷۴ء)

قادیانی آج بھی ملکی قانون کو تسلیم نہیں کرتے اور قانون شکنی کو اپنا فرض سمجھتے ہیں' آج بھی مرزا قادیانی ملعون کی غلیظ تصنیفات' قادیانی اخبارات' جرائد' رسائل اور دیگر لٹریچر پاکستان میں شائع ہورہا ہے۔ اسلامی شعائر کو مسخ کیا جارہا ہے۔ مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول' اس کی ہفوات کو وحی' اس کی خرافات کو احادیث' اس کی بیوی کو ام المومنین' اس کے ساتھیوں کو صحابہ' اس کے خاندان کو اہل بیت' اور اس کے شہر قادیان کو مکہ اور مدینہ کہا جارہا ہے۔ (نعوذ باللہ) ۱۹۷۴ء کے پارلیمنٹ کے فیصلے کے بعد جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء بھی جاری کیا' لیکن قادیانی کسی قانون کو نہیں مانتے' آئین کی پروا نہیں کرتے' اس صورت میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ آئین اور قانون سے بغاوت کے جرم میں قادیانی جماعت پر پابندی عائد کرے' اس کے تمام اثاثوں کو بحق سرکار ضبط کرے' ان کی عبادت گاہوں کو سیل کرے اور قادیانیوں کو آئین سے بغاوت کے جرم میں حوالہ زنداں کرے۔

یہ ملک جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے بنایا ہے' اس لئے اس ملک میں کسی گستاخ رسول' کسی باغی ختم نبوت اور کسی جھوٹے نبی کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

☆☆ ☆☆

تحریر: پروفیسر عفت گل اعزاز

سخاوت ...... مؤمن کا وصف!

ضرورت مندوں کی بے لوث مدد کرنے کو سخاوت کہتے ہیں۔ اس کا مقصد دکھاوا یا نمائش نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو۔ سخاوت مومن کا قابل تحسین وصف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں نہایت روشن اور قابل تقلید نمونے موجود ہیں آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مفہوم: ''ابوذرؓ! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے ایک اشرفی بھی میرے پاس رہ جائے۔''

جب کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹاتے بلکہ ضرور کچھ نہ کچھ دے کر اسے رخصت کرتے ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کثیر رقم آئی تمام رقم لوگوں میں بانٹ دی۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ضرورت مند آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہ ہوتا تو قرض لے کر اس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی تبلیغ شروع کی تو حضرت خدیجہؓ نے اپنی تمام دولت اس کار خیر کے لئے وقف کر دی۔

جنگ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گھر کا تمام اثاثہ لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کے آئے ہو؟ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا: گھر والوں کے لئے خدا اور اس کا رسول کافی ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے گھر کا نصف مال و اسباب آپ کی خدمت میں پیش کیا حضرت عثمان غنیؓ نے نو سو اونٹ سو گھوڑے ایک ہزار درہم دیئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی کمائی میں سے ایک بڑا حصہ غریبوں محتاجوں بیواؤں اور یتیموں کی امداد کے لئے خرچ فرماتے تھے۔

جب مدینہ میں اسلامی مملکت کی تشکیل کی جا رہی تھی اس وقت مدینے میں میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا جو ایک یہودی کی ملکیت میں تھا مسلمانوں کو پانی حاصل کرنے میں بڑی دشواری پیش آتی' حضرت عثمان غنیؓ نے بھاری رقم ادا کر کے وہ کنواں خرید لیا اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا ان کی اس فراخ دلی اور سخاوت کے باعث تمام لوگوں کو میٹھا پانی میسر آنے لگا۔

سخاوت ایک اعلیٰ وصف ہے' اپنے اردگرد کے لوگوں میں جو بھی ضرورت مند ہوں ان کی فراخدلانہ مدد کرنی چاہئے' جب آپ کی تھوڑی سی مہربانی اور آپ کے حسن سلوک سے کسی انسان کی مشکل آسان ہو جاتی ہے تو یہ حسن عمل اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا سبب بنتا ہے اور اس سخاوت کرنے کے سبب انسان کا اپنا دل بھی مسرور اور مطمئن ہوتا ہے' یہ نیکی انسان کے دل میں خوشی کے پھول کھلا دیتی ہے اور جس شخص کی مدد کی جاتی ہے وہ بھی دل کی گہرائیوں سے آپ کو دعا دیتا ہے' نیک دعائیں تو زندگی کے سفر میں نہایت عمدہ زادِ راہ ہیں' جو زندگی کی کٹھن گھڑیوں میں بڑی کام آتی ہیں اور زیست کے سفر کو آسان کر دیتی ہیں' یہ دعائیں آخرت کی زندگی کو سنوارنے کا سبب بھی بنتی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ہم کسی انسان کی مدد کرتے ہیں کوئی روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہیں' خدمت خلق کے لئے مال خرچ کرتے ہیں تو اس سے اپنے مال و دولت میں کوئی کمی نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ دینے والے شخص کو اس مال سے کہیں زیادہ نواز دیتا ہے' اس کے مال میں اضافہ اور برکت ہوتی ہے اور وہ مزید خوشحال ہوتا چلا جاتا ہے' سخاوت خود غرضی' لالچ' نفس پرستی اور بخل کا بہترین توڑ ہے۔

تمام صاحب نصاب لوگوں پر ڈھائی فیصد کے حساب سے سالانہ زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے' اس زکوٰۃ کو بروقت ادا کرنا چاہئے' اس کے علاوہ بھی حتی المقدور ضرورت مندوں کی امداد کرنی چاہئے' صدقہ و خیرات کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' وہ اپنے نیک بندوں کو اس کا اجر عظیم دے گا' ایک حدیث مبارکہ میں ''تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا کنبہ کہا گیا ہے'' ہمارا اللہ تعالیٰ کے ہر بندے سے تعلق ہے اور ہمیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے۔ عصر حاضر میں بہت سے کثیر العیال خاندان ہیں جو عسرت اور مفلسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں صاحب حیثیت افراد کی فراخدلانہ مدد ان کی بہت سی مشکلوں کو آسان کر سکتی ہیں۔ کسی غریب والدین کی لڑکیوں کی جہیز کی وجہ سے شادی میں رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے صاحب حیثیت کا ان کی مدد کرنا یا کسی غریب و نادار بیمار کے علاج معالجہ میں روپے پیسے سے فراغ دلی سے مدد کرنا بھی سخاوت کے زمرے میں آتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ صدقہ دینے سے بلا دور ہو جاتی ہے۔'' (چہل حدیث مرتبہ مولانا قطب الدین خان صاحب مہاجر مکیؒ)

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

سخاوت اپنی گنجائش کے مطابق کی جائے اور معاشرے کی فلاح و بہبود اور انسانوں کی بہتری کے لئے جس حد تک ممکن ہو مدد کرنی چاہئے۔

روزمرہ زندگی میں سخاوت کے رویہ کو فروغ دینے سے نہ صرف یہ کہ آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے بلکہ معاشرے میں دیگر افراد سے آپ کے تعلقات خوشگوار ہوتے چلے جائیں گے اور معاشرہ میں سکون اور محبت کا دور دورہ ہوگا۔

قاضی احسان احمد' اسلام آباد

جواھر پارے

امام ابن جوزیؒ کی عربی تصنیف "بحر الدموع" جس کا اردو ترجمہ جامعہ قاسم العلوم ملتان کے استاد حضرت مولانا اسرار اللہ انور صاحب نے کرنے کا شرف حاصل کیا ہے' اس میں سے چند سبق آموز واقعات جناب حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے ترتیب دیئے ہیں جو افادہ عام کے لئے نذر قارئین کئے جا رہے ہیں۔

برادران گرامی! کب تک عمل میں سستی کرو گے اور جھوٹی خواہشات کی تکمیل کی لالچ کرو گے' مہلت لمحہ سے دھوکہ کھاتے ہو موت کی آمد کو یاد نہیں کرتے ہو' جو تم نے جنا ہے سب خاک کے لئے ہے جو تعمیر کیا ہے سب فنا کے لئے ہے' جو جمع کیا ہے' ختم ہونے کے لئے ہے' لیکن تم نے جو عمل کیا ہے وہ اعمال نامہ میں روز حساب کے لئے محفوظ ہے' اشعار:

ترجمہ: (۱) "اگر ہم مرنے کے بعد چھوڑ دیئے جائیں' تو موت ہر جاندار کے لئے راحت بن جائے' (۲) لیکن ہم نے جب مرنا ہے تو پھر جینا ہے اور اس کے بعد ہر شے کے متعلق ہم سے سوال ہوگا۔

(دیوان ابو العتاہیہ ص:۲۹۲)۔

ہر گناہ کی دس برائیاں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دھوکہ میں نہ ڈال دے: "جو شخص ایک نیکی لایا اس کو دس گنا بدلہ ملے گا اور جو ایک بدی لایا اس کا بدلہ اس کی مثل ہوگا کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہے لیکن اس کے پیچھے دس برائیاں ہوتی ہے:

"(۱) وہ ابلیس ملعون کو خوش کرتا'

(۲) وہ جنت سے دور ہو جاتا ہے'

(۳) وہ دوزخ کے قریب ہو جاتا ہے'

(۴) وہ جنت سے دور ہو جاتا ہے'

(۵) اس نے اپنے نزدیک کی سب سے پیاری شے اپنی جان کو اذیت پہنچائی'

(۶) اس نے اپنے باطن کو نجس کر دیا جو اس سے پہلے پاک تھا'

(۷) اس نے اپنے متعلقہ فرشتوں کو اذیت پہنچائی'

(۸) اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے روضہ اقدس میں غمگین کیا'

(۹) اس نے اپنی جان پر سب آسمانوں اور زمین اور سب مخلوقات کو نافرمانی کا گواہ بنایا'

(۱۰) اس نے سب آدمیوں کی خیانت کی اور رب العالمین کی نافرمانی کی"۔

اے گناہوں اور نافرمانیوں میں مصروف' خدا کے احکام کے تارک' کب تک اپنے جرم پر مصر رہے گا اور اللہ کا مقرب بنانے والے اعمال سے بھاگے گا' تو دنیا سے وہ کچھ طلب کرتا ہے جو تجھے نہ مل سکے گا' اور دوزخ سے بچنا چاہتا ہے جو تیرے بس میں نہیں ہے' اللہ نے جو کچھ تیرے لئے تقسیم کیا ہے اس پر بھروسہ نہیں کرتا اور جس کا حکم فرمایا ہے اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔

اے بھائی! اللہ کی قسم تجھے وعظ و نصیحت کام نہیں آئے گا اور حوادثات (گناہوں سے) باز نہیں رکھیں گے' زمانہ تجھے آواز نہیں دے گا اور نہ موت کا فرشتہ تجھے خبر دے گا' اے مسکین گویا کہ تو ہمیشہ زندہ زندہ موجود رہے گا اور گویا کہ تو بھولا بسر گم شدہ نہیں ہوگا۔ بخدا! جن کے گناہ ہلکے ہیں وہ کامیاب ہو گئے' متقی دوزخ کے عذاب سے محفوظ ہو گئے لیکن تو جرائم اور گناہوں پر ڈٹا ہوا ہے۔

امام شافعیؒ کی مرض الوفات کی حالت:

امام مزنی فرماتے ہیں میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مرض الوفات میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا آپ نے کس حالت میں صبح کی ہے؟ فرمایا: آج دنیا سے رحلت کرنے والا ہوں' دوستوں کو چھوڑنے والا ہوں' موت کا پیالہ پینے والا ہوں' اپنے اعمال بد سے ملنے والا ہوں' اللہ کے روبرو حاضر ہونے والا ہوں مجھے معلوم نہیں کہ میری روح جنت میں داخل ہوگی اور اس کو خوش آمدید کہتا ہوں یا دوزخ میں ڈالی جاتی ہے اور میں اس پر ارمان کرتا ہوں' پھر آپ رو پڑے اور یہ اشعار کہے۔

ترجمہ: (۱) جب میرا دل سخت ہو گیا اور راستے تنگ ہو گئے میں نے اللہ سے معافی کی امید کو سیڑھی بنایا ہے۔ (۲) مجھے اپنے گناہ بڑے لگتے ہیں لیکن جب میں نے ان کو عفو و درگزر کو بہت بڑا پایا۔

(۱) پس میں ہمیشہ گناہ سے معافی مانگتا رہا اور تو مہربانی کرتا اور عفو و درگزر کرتے ہوئے معاف کرتا رہا۔ (۲) اگر اے اللہ! تیرا کرم نہ ہوتا تو شیطان سے کوئی بھی نجات نہ پا سکتا۔

اے غافلو! بیدار ہو جاؤ اے گناہوں کے عادیو رک جاؤ اور نصیحت پکڑو اللہ کے لئے مجھے بتلاؤ تو سہی جس کو اس کی خواہشات نے (آخرت سے) دور پھینک دیا ہو اس سے زیادہ بدحال کون ہوگا؟ اور جس نے آخرت کو دنیا کے عوض بیچ دیا اس سے زیادہ خسارہ میں کون ہوگا؟ غفلت میں کیا طاقت ہے جو تمہارے دلوں پر چھا گئی ہے اور جہالت میں کیا طاقت ہے جس نے تم سے تمہارے عیب چھپا دیئے۔ تم نہیں دیکھتے ہو موت کی تلواریں تم پر چمک رہی ہیں اس کی تاکیدات تم پر واقع ہو چکی ہیں اس کی نگاہیں تمہاری تاک میں ہیں اس کی مصیبتیں تمہارے عذر کو مٹانے والی ہیں اس کے تیر تمہیں لگ چکے ہیں اور اس کا امر تمہیں بھی گھیرنے والا ہے۔

پس کب تک اور کس وجہ سے یہ پیچھے رہ جانا اور جمود ہے؟ کیا تم ہمیشہ کی بقا کا طمع رکھتے ہو؟ ہرگز نہیں واحد صمد کی قسم! موت تاک میں ہے یہ نہ تو کسی باپ کو چھوڑے گی نہ کسی بیٹے کو! اللہ تم پر رحم فرمائے گناہوں سے دور ہٹ جاؤ۔

نصیحت:

اے برادران! غافل پر افسوس ہے یہ کب تک سوتا رہے گا؟ کیا اسکو راتیں اور دن نہیں جگاتے؟ محلات اور خیموں کے مکین کہاں گئے؟ اللہ کی قسم! موت کا پیالہ ان پر بھی گھوم چکا ہے اور موت نے ان کو اس طرح سے اٹھالیا ہے جس طرح سے کبوتر دانہ اٹھاتا ہے مخلوق اس میں ہمیشہ نہیں رہ سکتی صحیفے لپیٹ لئے گئے اور قلم خشک ہو چکے۔

"(۱) مجھے چھوڑ دو میں اپنی جان پر نوحہ کرلوں اور بہت زیادہ آنسو بہالوں (۲) مجھے چھوڑ دو میں اپنے نفس پر افسوس کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اپنی کمزور جان کی ہلاکت سے ڈرتا ہوں (۳) میرا اس وقت کون ہوگا جب منادی گنہگاروں کو آواز دے گا میں کس کی پناہ میں جاؤں گا میں کہاں بھاگوں گا؟ (۴) ہائے افسوس! اے میرے طویل غم اور طویل حیرت جب میں دوزخ میں عذاب میں مبتلا ہوں گا (۵) یہ سب قباحتیں ظاہر ہو چکی ہیں میزان بھی قریب آچکا ہے اور آگ بھی بھڑک رہی ہے (۶) لیکن میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوں شاید وہ میری حسن امید پر کچھ عنایت کردے۔ (۷) اور جنت میں اپنے فضل سے داخل فرمادے میرا تو کوئی عمل نہیں جس کی وجہ سے میں قرب کی امید لگاؤں (۸) بس حضرت محمد ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرامؓ اور آلؓ کی محبت ہے جو واقعی عبادت گزار تھے۔"

عبرت:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (حدیث):

"روز قیامت ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے مال کو حلال طریقہ سے جمع کیا تھا اور حلال ہی میں خرچ کیا تھا اسے کہا جائے گا حساب کے لئے پیش ہو تو اس کا حساب ہوگا ایک دانہ کا بھی ایک ذرہ کا بھی اور ایک دانق (درہم کے چھٹے حصہ) کا بھی کہ اس کو کہاں سے حاصل کیا تھا اور کس میں خرچ کیا تھا پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے آدم زاد! تو اس دنیا کا کیا کرے گا جس کے حلال کا حساب دینا پڑے اور حرام کی سزا اٹھانی پڑے۔"

حضرت بایزیدؒ کا انتقال کے وقت رونا اور ہنسنا:

بعض عارفین فرماتے ہیں حضرت بایزید بسطامیؒ اپنے موت کے وقت پہلے تو روئے پھر ہنس پڑے پھر رحلت فرمائی ان کی وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا گیا اور عرض کیا گیا: آپ موت سے پہلے کیوں روئے تھے اور اس کے بعد کیوں ہنس پڑے تھے؟ فرمایا: "جب میں حالت نزع میں تھا تو ابلیس (اللہ اس پر لعنت کرے) میرے پاس آیا اور کہا اے بایزید تو میرے شکنجے سے آزاد ہو گیا ہے تو اس وقت میں اللہ کی طرف متوجہ ہو کر رو پڑا تو میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ اترا اور کہا اے بایزید: آپ کا رب آپ سے فرماتا ہے تو خوف مت کھا اور غم نہ کر جنت سے خوش ہو جا تو اس وقت میں ہنس پڑا اور دنیا سے جدا ہو گیا۔"

(۱) میں گناہوں سے باز آیا میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل فراق کے خوف سے پریشان ہے۔ (۲) ہر نافرمان کو اس کے گناہوں نے ہلاک کر دیا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے غمگین ہوتا ہے شرم کے لئے آنکھ جھک جاتی ہے۔ (۳) اے رب میرے گناہ کی خطرناکی بہت بڑھ گئی ہے اے پروردگار جو درد میں عرض کر رہا ہوں آپ اس کو خوب جانتے ہیں۔ (۴) اے اللہ! تو اپنے بندوں پر مہربان ہے کفیل ہے حلیم ہے کریم ہے اور بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ (صفوۃ الصفوۃ، ۲/۳۸۶)

حضرت جابر بن زیدؒ کی آخری خواہش اور

مومن کی موت کی کیفیت:

جب حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت آیا تو ان سے پوچھا گیا آپ کیا پسند کرتے ہیں؟

فرمایا ایک نظر حضرت حسن کو دیکھنا چاہتا ہوں تو یہ پیغام حضرت حسنؒ کو پہنچا دیا گیا تو وہ ان کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: اے جابرؒ آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: حکم خداوندی (موت) کو واقع ہونے والا پاتا ہوں' اے ابوسعید! مجھے ایسی حدیث بیان کرو جس کو آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو تو حضرت حسنؒ نے فرمایا: اے جابر! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''مومن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک راستہ پر ہے اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اس کو قبول کرتا ہے' اگر لغزش کی معافی مانگتا ہے تو معاف کرتا ہے اور اگر عذر معذرت کرتا ہے تو اس کی معذرت قبول کرتا ہے۔''

اس کی علامت یہ ہے کہ مومن اپنی روح نکلنے سے پہلے اپنے دل میں ٹھنڈک محسوس کرتا ہے' تو حضرت جابر بن زیدؒ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں اپنے دل میں ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوں۔ پھر فرمایا: ''اے اللہ میرا نفس آپ سے ثواب کی طمع کر رہا ہے' میری اس طلب کو پورا فرما دے اور خوف وگھبراہٹ سے محفوظ کر دے۔'' اس کے بعد انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا اور موت آ گئی (رضی اللہ عنہ)

غریب کون ہے؟:

ایک حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

ترجمہ: ''اے میرے صحابہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرض کیا اے رسول اللہ! ہمارے نزدیک وہ آدمی مفلس ہے (جس کے پاس) نہ دینار ہو نہ درہم' تو آپ نے ان سے فرمایا یہ مفلس نہیں ہے' بلکہ وہ آدمی مفلس ہے جو روز قیامت نماز بھی لائے گا روزہ بھی زکوٰۃ بھی اور صدقہ بھی' لیکن اس نے ایک کو گالی دی ہو گی ایک کو تھپڑ مارا ہو گا' ایک کا مال کھایا ہو گا' ایک کا خون بہایا ہو گا' تو ایک کو اس کی کچھ نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو کچھ حتیٰ کہ گناہ ختم ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' تو ان کی خطائیں اس پر ڈال دی جائیں گی اور اس کے ساتھ ہی اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا' یہ ہے حقیقی مفلس۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی محرومی سے محفوظ فرمائے۔

(آمین)

فون:5215551-5675454
فیکس:5671503
Trustable Mark
Hameed Bros Jewellers
3, Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar, Karachi-3
حمید برادرز جیولرز
3 موہن ٹیرس، نزد جلال دین، شاہراہ عراق، صدر کراچی

تحریر: انیس احمد

تصور انسان

قرآن کا انسان مطلوب ایک آزاد و مختار حیثیت رکھنے والا ذی شعور ذی ہوش اور ذی ارادہ مخلوق کی حیثیت سے خلافت فی الارض کی ذمہ داری پر فائز بنی نوع انسانی کی عالمگیر مساوات کا داعی اپنی رہنمائی اور رہبری کے لئے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فرمان اور فرمانبردار انبیاء علیہم السلام کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہی وہ ہمہ گیر تصور ہے جس کی غیر موجودگی یا جس کی کسی کڑی کے گم ہو جانے سے انسان اس اندھے شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو تاریک شب میں اندھیرے کمرے میں ایک ایسی سیاہ بلی تلاش کر رہا ہو جو وہاں موجود نہ ہو۔

قرآن نے انسان کے ایک مستقل اور آزاد وجود کا تصور پیش کیا ہے۔ وہ انسان کو ایک حادثہ کی پیداوار نہیں قرار دیتا' بلکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے اور ایک مقدر عمل کا نتیجہ قرار دیتا ہے چنانچہ

ترجمہ: ''جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔'' (البقرہ:۳۰)

اس آیت قرآنی سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ: (☆) تخلیق انسان ایک حادثاتی امر نہیں ہے۔ (☆) تخلیق انسان ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوئی ہے۔ (۲۔۳)۔ (☆) انسان ایک مستقل اور آزاد وجود کا مالک ہے' یہ کسی ارتقائی عمل کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ ابتداء ہی سے انسان کی شکل میں بنایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: ''ہم نے تمہاری تخلیق کی ابتدا کی' پھر تمہاری صورت بنائی' پھر فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو۔'' (اعراف:۱۱)

ترجمہ: ''تصور کرو اس وقت کا جب تمہارے رب نے فرشتوں کو کہا کہ میں ایک بشر مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں' پھر جب اسے پوری طرح تیار کرلوں اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔'' (ص: رکوع ۵)

انسانی جسم میں روح کا پھونکا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ محض ایک مادی وجود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے' پھر یہ کہ روز اول سے انسان کا ایک آزاد وجود ہے' وہ نہ تو محض حیوان ناطق ہے اور نہ ہی کوئی متمدن جانور' بلکہ ابتداء ہی سے ایک آزاد مخلوق کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نے عقل وشعور حیاتی نشوو ارتقاء سے اکتساب نہیں کی ہے بلکہ روز اول سے ہی اسے عقل وشعور اور ارادہ کی قوت سے نوازا گیا ہے' جس کے ساتھ ہی اس پر بعض اخلاقی ذمہ داریاں بھی عائد کی گئی ہیں۔

انسان کے وجود کے بارے میں ایک مثبت اور واضح تصور دینے کے بعد قرآن دنیا میں انسان کی حیثیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ چنانچہ تخلیق آدم سے قبل اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے ارادہ کا اظہار ان الفاظ میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔'' (البقرہ)

گویا میں اللہ کے اس خلیفہ کی حیثیت کسی ادنیٰ مخلوق یا کائنات کے ایک ناقابل التفات جزو کی نہ تھی بلکہ اسے کائنات کے مرکز ومحور ہونے کا شرف حاصل تھا' وہ کائنات کے کسی تغیر وتبدل سے وجود میں نہیں آتا' بلکہ کل کائنات کو اس کے لئے پیدا کیا گیا۔ چنانچہ تخلیق آدم کے وقت فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا گویا علامتی حیثیت سے پوری انسانیت کو سجدہ کرنا تھا۔ قرآن انسان کی مرکزیت اور بلندی کو ان الفاظ میں تسلیم کرتا ہے:

ترجمہ: ''اس نے تمہاری بھلائی کے لئے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے اور سب تارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں...... وہی جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے تروتازہ گوشت لے کر کھاؤ' اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو

جنہیں تم پہنا کرتے ہو تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے۔ یہ سب کچھ اسی لئے ہے تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار رہو۔''

یہاں پر قرآن نے بنیادی طور پر اس نظریہ کا ابطال کیا ہے کہ: انسان اس کائنات کا ایک ساختہ ہے۔ اس کے برعکس قرآن ایک مثبت تصور پیش کرتا ہے کہ انسان کو کائنات میں مرکزی حیثیت حاصل ہے' اور کائنات کی ہر شے اس کے لئے مسخر یعنی معاون' کر دی گئی ہے۔ تمام قوانین فطرت کو اس امداد کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔ انسانی فکر کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ ہمارے عظمت آدم' اور تفوق انسانیت کے تصورات انسان کو وہ بلندی اور اہمیت دینے میں ناکام ہو چکے ہیں جو قرآن مجید نے اس کو عطا کیا ہے۔

انسان کی اس عظمت اور بلندی کا مقصد کیا ہے؟ یہ وہ بنیادی سوال ہے جسے قرآن نے اس طرح پیش کیا ہے کہ یہ تمام عظمت و بلندی صرف اس لئے ہے کہ انسان شکر گزار بنے' اس کے مقابلے میں انسان کی روش یہ رہی ہے کہ اس اہمیت اور بلندی نے اسے اپنے بارے میں سخت غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیا۔ اس نے جب قوانین فطرت کو اپنے ساتھ تعاون کرتے اور فطرت کی عظیم قوتوں کو اپنے سامنے سجدہ ریز ہوتے دیکھا' تو یکایک اپنے اندر الوہیت کی صفات محسوس کرنے لگا۔ قرآن اس روش کو ناشکر گزاری سے تعبیر کرتا ہے۔ انسان کے اس طرز عمل کو قرآن میں مختلف مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو بنی اسرائیل:۱۱' ابراہیم:۳۴' بنی اسرائیل ۶۷-۳' السجدہ: ۴۹' الشوریٰ:۴۸' اعراف:۱۹' عبس:۱۷' فجر:۱۵' بلد:۱' عادیات:۲' حج:۶۶' روم:۳۳' سجدہ:۲۷' زمر:۸' اعراف:۱۹' روم:۳۶' السجدہ:۴۹۔

قرآن نہ تو انسان کو حقیر و ذلیل کر کے پیش کرتا ہے اور نہ اسے اپنی الوہیت کے دھوکے میں مبتلا ہونے دیتا ہے۔ وہ پہلے انسان کو اس کی حقیقت کا احساس ان الفاظ میں دلاتا ہے:

ترجمہ:''اور پھر انسان کو ایک منصب عظیم یعنی'' خلافت فی الارض'' پر فائز کرتا ہے۔''

گویا قرآن انسان کو اول ان غلط اور خود ساختہ بلندیوں سے اتار کر اس کی حقیقت اس پر آشکار کرتا ہے۔ اور اس کے بعد دوبارہ انسان کو حقیقی بلندیوں کی طرف لے جاتا ہے' یہاں ارتقاء کی سمت کمتر سے بلند تر کی طرف ہے' یہی تصور ارتقاء انسان کو کسی احساس کمتری میں مبتلا کئے بغیر عظمت آدم کا صحیح تصور دیتا ہے۔

انسان کو مرکز کائنات بنانے کے بعد ضروری تھا کہ انسان کو حق و باطل میں تمیز کرنے اور فیصلہ کرنے کا علم بھی دیا جائے۔ یہ علم کسی تجربہ کی صورت یا کسی مسلسل عمل کے نتیجہ میں ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ تخلیق آدم کے ساتھ ہی انسان کو دے دیا گیا۔ چنانچہ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:''وعلم ادم الاسماء کلھا'' یعنی اس کے بعد اللہ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھلا دیئے۔ یہ وہ خصوصیت تھی جو انسان کو فرشتوں پر فوقیت عطا کرتی ہے اور یہی علم کی صفت انسان کو دیگر تمام مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے' لیکن انسان کو صرف علم دینا کافی نہ تھا' علم محض کبھی بھی عمل کا بدل نہیں ہو سکتا' چنانچہ عمل کی اصلاح کے لئے قرآن نے انسان کو ایک طرف تو ارادہ اور اختیار کی صلاحیت دی اور دوسری طرف اس ارادہ و اختیار کو استعمال کرنے کے لئے بعض محرکات بھی فراہم کر دیئے تاکہ ارادہ و اختیار صحیح سمت میں حرکت کر سکیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:''...... اگر (اللہ کی مشیت یہ نہ تھی کہ وہ لوگوں کو جبراً اختلاف سے روکے اس وجہ سے) انہوں نے باہم اختلاف کیا' پھر کوئی ایمان لایا اور کسی نے کفر کی راہ اختیار کی' ہاں اللہ چاہتا تو وہ ہرگز نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' (البقرہ:۲۵۳)

ترجمہ:'' یہ مشرک لوگ ضرور کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا' بے شک اگر اللہ چاہتا تو ہم سب کو ہدایت دے دیتا......'' (الحج:۱۸-۵۵)

ترجمہ:''اسی طرح ہم نے اس کو (نیکی اور بدی کی) راہیں دکھلا دیں۔'' (۱۹-۱۰)

گویا اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ انسان کو بھی فرشتوں کی طرح ہدایت یافتہ بنادے۔ یعنی وہ برائی پہ قادر ہی نہ ہوں بلکہ اس نے انسان کو یہ اختیار دیا کہ وہ اگر چاہے تو برائی سے اجتناب کرے اور اگر چاہے تو اسے اختیار کرلے اسی علت کے سبب حیات بعد الموت میں جواب دہی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن انسان کو علم' عقل' ارادہ اختیار سے آراستہ کرنے کے بعد اور یہ یاد دہانی کرانے کے بعد کہ وہ درحقیقت ایک ذمہ دار اور ذی شعور مخلوق ہے' جسے ان فرائض و ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو اس کے خالق نے اس پر عائد کی ہیں'

عمل کے لئے خود مختار چھوڑ دیتا ہے وہ کوئی پابندی ایسی نہیں لگاتا کہ انسان کسی ایک راستہ پر چلنے پر مجبور ہو۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: ''جو صاف صاف ہدایت تمہارے پاس آچکی ہیں اگر ان کو پالینے کے بعد بھی تم نے لغزش کھائی تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ کیا اب وہ اس کے منتظر ہیں کہ اللہ بادلوں کا چتر لگائے فرشتوں کے پرے ساتھ لئے خود سامنے آموجود ہو اور فیصلہ کرہی ڈالا جائے' آخر کار سارے معاملات پیش تو اللہ کے حضور میں ہونے والے ہیں۔'' (۲۔۲۰۹۔۲۱۰)

گویا قرآن انسان سے اس بات کا متمنی ہے کہ وہ دلیل مکمل کر سامنے آجانے کے بعد بلا جھجک اپنی قوت اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے سواء السبیل کا انتخاب کرلے گا۔ وہ ایمان کی قدر و قیمت اسی میں سمجھتا ہے کہ بدی پر اختیار ہونے کے باوجود انسان بدی کا ارتکاب نہ کرے اور نیکی کو اختیار کرلے' لیکن چونکہ انسان کو محدود صلاحیتیں دی گئی ہیں۔ اس لئے قرآن انسان کو بغیر کسی پاسبان عقل کے چھوڑ دینے کا قائل نہیں ہے۔ انسان بھی اپنے داخل کا کلی طور پر انکار نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا نقطہ نظر کسی معاملے پر بھی مکمل خارجی نہیں ہوسکتا اور یہی وجہ ہے کہ انسان ہمیشہ کسی بیرونی ہدایت اور بیرونی ذریعہ علم کا حاجت مند رہا ہے۔

قرآن اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے عنایت کردہ نظام زندگی کو بطور ایک حل کے پیش کرتا ہے۔ یہ تصور حیات ایک ایسی ہستی کا ترتیب دیا ہوا ہے' جو علیم و خبیر اور بصیر ہے۔ ہر قسم کی غرض اور خطا سے پاک ہے۔ اس لئے یہی ضابطہ حیات ایک معروضی معیار پر پورا اتر سکتا ہے۔

قرآن پاک انسان کی حقیقت کائنات میں اس کے مقام اور مقصد سے بحث کرتے وقت اس دنیاوی زندگی کو ایک ایسے تجرباتی احساس' سے تعبیر کرتا ہے' جس کی کوئی دائمی حیثیت نہیں ہے۔ جو محض حقیقت کا ایک سایہ اور پرتو ہے۔ چنانچہ قرآن دنیاوی زندگی کی بے ثباتی اور آخرت کی حقیقی اور ابدی زندگی کا انتہائی واضح نقشہ کھینچنے کے بعد منکرین آخرت سے پوچھے جانے والے ایک سوال کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے

ترجمہ: ''اس وقت اس کا رب اس سے پوچھے گا کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے' یہ کہیں گے ہاں اے ہمارے رب یہ حقیقت ہی ہے'' (انعام: ۲۴۔۳۲)

قرآن کریم کی رو سے یہ دنیا انسان کا مستقل اور دائمی مسکن نہیں بلکہ ابدی زندگی کی تمہید ہے اور اس کی حیثیت ایک مختصر اور متعین مدت کے لئے ترتیب دی ہوئی امتحان گاہ کی سی ہے۔ اس چیز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ: الدنیا مزرع الاخرۃ (دنیا آخرت کے لئے کھیتی کی حیثیت رکھتی ہے) یعنی جو کچھ یہاں بوؤ گے وہاں کاٹو گے۔ قرآن انسان کو مشاہدہ محض کی دنیا سے نکال کر مشاہدہ حق کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ چنانچہ بار بار انسان کو یہ دعوت دی جاتی ہے کہ وہ آیات الٰہی میں غور کرے اور پس پردہ جو حکمت کارفرما ہے' اس کا احساس و مشاہدہ کرے۔

قرآن کریم ہمیں جو تصور انسان دیتا ہے' وہ نہ تو معصوم کہا جاتا ہے اور نہ پیدائشی طور پر گناہگار ہے' بلکہ نام ہے ایک بااختیار انسان کا تصور بہ ہستے ہیں۔ کچھ مذاہب نے یہ تصور پیش کیا کہ انسان پیدائشی طور پر گناہگار ہے۔ قرآن اس تصور کی تردید تخلیق آدم کے واقعہ سے کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے

ترجمہ: ''اس وقت آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی' جس کو اس کے رب نے قبول کرلیا کیونکہ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے' ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ' پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے' ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہ ہوگا۔'' (۲۔۳۷۔۳۸)

قرآن واضح طور پر تردید کرتا ہے کہ آدم کو کسی گناہ کی پاداش میں دنیا میں بھیجا گیا۔ اس موقع پر اگر قرآن کی دوسری سورۃ کی اس آیت کا مفہوم ذہن میں رکھا جائے' جس میں اللہ تعالیٰ تخلیق آدم کے ارادہ کا اظہار فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے تو یہ نہیں کہا جاتا کہ میں جنت میں رکھنے کے لئے ایک انسان بنا رہا ہوں بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ: ''میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔'' اول الذکر آیت میں واضح طور پر حضرت آدم کی توبہ کی قبولیت کے اعلان کے بعد انسان کے اولین گناہ کا تصور باقی نہیں رہتا۔

قرآن اس بات کی بھی تردید کرتا ہے کہ حضرت آدم کی ترغیب میں حضرت حوا کا حصہ تھا بلکہ وہ ان مرد اور عورت دونوں کو مساوی طور پر نفس کے بہکانے میں آجانے والا قرار دے کر دونوں کی معافی کا اعلان کرتا ہے اور ان کی بھول کو حرف غلط کی طرح مٹا کر انہیں پاک وصاف قرار دینے کے بعد زمین پر اپنے نائب کی حیثیت سے بھیجتا ہے۔

گویا قرآن کسی پیدائشی گناہ' انسان کی جبلت ایک

صحت مند اور قوی ارادہ انسان کا تصور پیش کرتا ہے۔ قرآن انسان کی عظمت' گناہ نہ کرنے میں نہیں قرار دیتا بلکہ گناہ کی صلاحیت کے باوجود گناہ سے دامن بچاجانے اور بصورت دیگر ندامت' غلطی کے اعتراف اور مائل بہ اصلاح ہونے میں قرار دیتا ہے۔

قرآن انسان کو انفرادی ذمہ داری کے ساتھ اس کی اجتماعی ذمہ داری کو بھی غیر معمولی اہمیت دیتا ہے' انسان اعتقادات کو اپنا ذاتی معاملہ نہیں سمجھتا بلکہ وہ ایک معاشرہ اور ایک عالمگیر برادری کے رکن کی حیثیت سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی کیلئے کمربستہ نظر آتا ہے۔ ایمان کے کلمہ جامعہ کا اقرار کرتے ہی ایک شخص ایک طرف خدا سے جڑ جاتا ہے تو دوسری طرف ایک امت کا جزو بھی بن جاتا ہے۔ دونوں عمل بیک وقت رونما ہوتے ہیں۔ یہ امت صرف عقیدہ' ایمان اور اخلاق کی بنیاد پر بنتی ہے۔ یہی وہ واحد اصولی فرق امتیاز ہے' جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ وہ تمام انسان جو خلافت فی الارض کی ذمہ داری کو شعوری طور پر اٹھاتے ہیں' ایک امت بن جاتے ہیں' یہی امت وسط ہے اور وہ تمام انسان جو اس حق کا انکار کرتے ہیں' ایک دوسرے گروہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں' حدیث نبوی میں آتا ہے: ''الکفر ملۃ واحدۃ'' قرآن کا انسان مطلوب ایک حق گو اور حق شناس ہستی ہے' جو انفرادی زندگی کے ساتھ ہی اجتماعی زندگی میں بھی اصلاح وتہذیب میں مصروف نظر آتی ہے۔

قرآن ہمیں جو تصور انسان دیتا ہے' وہ مساوات انسانی پر مبنی ہے' وہ کسی نسل کی برتری رنگ کی تفریق یا زبان کے تعصب کو روا نہیں دیتا' بلکہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ

ترجمہ: ''لوگو! اپنے رب سے ڈرو' جس نے تم کو نفس واحدہ سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلائے ......'' (النساء:۱)

نوع انسان کی مساوات ان تمام بتوں کو پاش پاش کردیتی ہے' جنہیں ہم قومیت وطنیت اور رنگ ونسل وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں جس طرح ایک باپ کی اولاد آپس میں کوئی تفاخر نہیں کرسکتی' بالکل اسی طرح کل نوع انسان باہم کسی قسم کا تفاخر کرنے کا حق نہیں رکھتی۔

انسانی مساوات کے اس عالمگیر تصور کے ساتھ ہی قرآن انسان کی فطرت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین فطرت کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔

اور اس کے ساتھ ہی انسان کی فطرت میں سچائی اور صداقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کا ایک داعیہ حق دراصل ایک ''تحت الشعوری احساس'' ہے۔ اس قدیم تجربہ کا جو بنی نوع انسان نے ایک ''میثاق'' کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو سورۂ اعراف:۱۷۲) یہی تحت الشعوری احساس ہے' جو ایک سخت منکر سے منکر انسان کو بھی مصیبت وآزمائش میں اللہ کا نام لینے پر مجبور کردیتا ہے۔ خود قرآن بے شمار مقامات پر یہ کہتا ہے کہ جب انسان سمندروں میں طوفانوں میں گھر جاتا ہے تو کسے مدد کے لئے پکارتا ہے۔ وغیرہ......

اسی تحت الشعوری احساس کو جگانے اور اسے ایمان کی شعوری سطح تک لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کو مذکر (یاد دلانے والا) اور ان کی دعوت کو ذکر یا تذکرہ یا تذکیر (یاد یا دداشت' یاد دہانی) کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا۔ دراصل یہ تذکیر اور یاددہانی اسی عہد نامہ کی تھی جو نوع انسانی کی ارواح کے اجتماع سے لیا گیا تھا' اور یوں یہ فطری داعیہ محض ایک احساس سے آگے بڑھ کر ضابطہ حیات اور وہ بھی غیر متبدل اصولوں میں بدل جاتا ہے' جہاں ظن وگمان کی گنجائش نہیں رہتی۔ صداقت کا یہی فطری داعیہ ہے جو انسان کے اولین گناہ کے وقت ضمیر کی پکار کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

لیکن قرآن اپنے انسان مطلوب کو محض اس فطری داعیہ کے ہاتھوں میں نہیں چھوڑ دیتا' بلکہ وہ کہتا ہے

ترجمہ: ''اور اللہ ہی کے ذمہ ہے سیدھا راستہ بتانا' جب کہ راستے ٹیڑھے موجود ہیں۔'' (النحل)

اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے نبوت کی ابتداء ہوتی ہے اور قرآن کا انسان مطلوب ایک آزاد و مختار حیثیت رکھنے والا' ذی شعور' ذی ہوش اور ذی ارادہ مخلوق کی حیثیت سے خلافت فی الارض کی ذمہ داری پر فائز بنی نوع انسانی کی عالمگیر مساوات کا داعی اپنی رہنمائی اور رہبری کے لئے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فرمان اور فرمانبردار انبیاء علیہم السلام کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہی وہ ہمہ گیر تصور ہے' جس کی غیر موجودگی یا جس کی کسی کڑی کے گم ہو جانے سے انسان اس اندھے شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو تاریک شب میں اندھیرے کمرے میں ایک ایسی سیاہ بلی تلاش کررہا ہو جو وہاں موجود نہ ہو۔

☆☆ ...... ☆☆

قسط نمبر۲

عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

تحریر: جناب محمد اسلم صدیقی

چشم کشا انکشافات

"عیسائی مشنری دین اسلام کو سب ادیان سے پہلے اپنا نشانہ بناتے ہیں کیونکہ ان کی تاریخ انہیں بتاتی ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے انہیں ہمیشہ شکست وریخت سے دوچار کیا اور انہیں اپنا مغلوب بنایا' تاریخ شاہد ہے کہ صلیبی عیسائیوں نے اسلام کا سامنا کرنے اور مسلمانوں سے ٹکر لینے سے ہمیشہ گریز کیا' کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ مسلمان جب ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام تھام کر گھوڑے کی پشت پر سوار ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس عزم سے نکلتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے شکست نہیں دے سکتی لیکن آج امت مسلمہ نے غفلت کی چادریں تان لیں' امت مسلمہ آج بیمار ہے' البتہ مری نہیں' اونگھ رہی ہے ابھی سوئی نہیں' مسلمانوں کو شکست تو دی جا سکتی ہے لیکن انہیں صفحہ ہستی سے مٹایا نہیں جا سکتا۔"

عیسائی تبلیغ کا انحصار قدیم ذرائع کے علاوہ ان جدید ذرائع پر بھی ہے۔

زیر نظر سطور میں ہم انہی جدید ذرائع تبلیغ پر روشنی ڈالیں گے جنہیں عیسائی مشنری بطور ہتھیار استعمال کر رہے ہیں' ہم نے ان ذرائع کو چند قسموں پر تقسیم کیا ہے اور بطور ثبوت کے بعض نمونوں اور مثالوں کا تذکرہ بھی کر دیا ہے:

۱: مشکلات میں گھرے مسلمانوں کی مالی امداد:

بعض طبعی حوادث اور خانہ جنگیوں کے نتیجے میں ہونے والی تباہ' ہلاکت اور اندوہناک حالات سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو عیسائی بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عیسائی مشنری' یتیم بچوں اور بیواؤں کے کربناک حالات' ان کے طعام و قیام' لباس' تعلیم و علاج کی ضرورتوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہیں اپنے اہداف کا نشانہ بناتے ہیں۔ نادار' بھوکے ننگے اور بے بس مسلمانوں کو متاثر کرنے اور ان کا دل جیتنے کے لئے ان سے مادی اور معنوی تعاون کر کے اور ان کے رستے ہوئے زخموں پر مرہم رکھ کر انسانی ہمدردی کی آڑ میں انہیں عیسائی بنا رہے ہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ انہیں صرف ان کی علاج اور تعلیم سے دلچسپی ہے۔ اس طرح یہ لوگ مسلمانوں کو ذہنی طور پر مرعوب کر کے رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں قائل کرتے ہیں کہ نصرانیت ہی آخرت کے عذاب اور دنیا کی تنگ دستی سے چھٹکارے کا سبب ہے۔ یہ مشنری اپنی ان خدمات کے عوض مسلمانوں پر یہ شرط لگاتے ہیں کہ وہ اتوار کو عبادت کے لئے کسی گرجے میں جائیں' دوسری طرف اسلامی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے پرہیز کریں۔

ایک سروے کے مطابق دنیا کے کل پناہ گزینوں میں سے ۸۰ فیصد پناہ گزیں مسلمان ہیں جو مختلف اسباب کی بنا پر دوسرے ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ ان اسباب میں خاص طور پر جنگیں' حکومتوں کی پکڑ دھکڑ' اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونا یا دینی' سیاسی اور نسلی تشدد کا خوف سرفہرست ہیں' چونکہ ان پناہ گزینوں کو خاندان کا شیرازہ بکھر جانے اور بنیادی ضروریات زندگی سے محرومی کے سبب سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے' نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ بہت جلد عیسائی جماعتوں اور تنظیموں کے تبلیغی جال کا ہدف بن جاتے ہیں اور ان کو شکار کرنا ان کے لئے زیادہ آسان ہوتا ہے۔ زیر نظر سطور میں ان کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

☆...... ۱۹۹۶ء میں جب سیرالیون کی خانہ جنگی میں ۱۰ ہزار سے زائد لوگ قتل ہو گئے اور تقریباً ۱۰ لاکھ مسلمان اپنے گھروں سے نکلنے پر مجبور ہو گئے تو عالمی تنظیم برائے تعاون "World Relief Corporation" کے سربراہ کرچین کول نے کہا:

"ان مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے ہمارے سامنے تمام دروازے کھلے ہیں۔"

☆...... الرؤیا العالمیۃ ایک بڑی فعال تنظیم ہے جو ۸۰ سے زائد ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ میں سرگرم ہے اور ۸۶ ہزار صومالی مسلمان مہاجرین کی نگہداشت کرتی ہے' انہیں علاج معالجہ' قیام' طعام اور تعلیم کی سہولتیں مہیا کرتی ہے' ان سہولتوں کی آڑ میں انہیں نصرانیت کی دعوت دیتی ہے۔

☆...... اسی طرح جرمنی کی ایک تنظیم صومالیہ میں امراض چشم کے خلاف کام کر رہی ہے لیکن اس کا بھی حقیقی مقصد نصرانیت کی دعوت و تبلیغ ہے اور اس حقیقت کا اظہار اس تنظیم کے سابق ڈائریکٹر ڈی جی میٹیل نے اپنے اسلام قبول کرنے کے بعد کیا۔

☆...... اسی طرح صومالیہ میں ایک اور بڑی تحریک کام کر رہی ہے جس میں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائی مصروف کار ہیں۔ شمالی نائیجیریا اور مالی کے بربر قبائل جب قحط سالی کی لپیٹ میں بلک

رہے تھے اور خشک سالی ان کے مویشیوں کو نگل رہی تھی' ہزاروں لوگ' فقر و فاقہ اور بیماری کی بھینٹ چڑھ چکے تھے تو یہ عیسائی تنظیم ان کی بے بسی سے فائدہ اٹھا کر انہیں عیسائی بنا رہی تھی۔

بوسنیا میں عیسائی تبلیغی مشنوں نے عیسائی تعلیم پر مشتمل سات لاکھ کتب تقسیم کیں' اسی طرح عراق میں بین الاقوامی اقتصادی پابندیوں سے فائدہ اٹھا کر انجیل کی حکایات پر مشتمل کئی ہزار کتابچے اور کیسٹیں عراقی بچوں میں تقسیم کی گئیں۔

۲: جدید مواصلاتی ذرائع کا استعمال:

اس دور میں عیسائیت کی دعوت و تبلیغ کو فروغ دینے کے لئے جس چیز سے سب سے زیادہ استفادہ کیا جا رہا ہے وہ جدید ٹیکنالوجی' ذرائع ابلاغ' مواصلات' فیکس اور انٹرنیٹ' ای میل وغیرہ ہیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۹۶ء میں اس مقصد کے لئے کام کرنے والے کمپیوٹروں کی تعداد بیس کروڑ اننچاس لاکھ ستر ہزار تھی۔

☆......۱۹۹۳ء میں کمپیوٹر کی مشہور زمانہ فرم مائیکروسافٹ نے عیسائی تبلیغی اداروں کو ۵ ملین ڈالر لاگت کے عالمی کمپیوٹر سافٹ ویئرز فراہم کئے۔

☆...... ایک مخصوص امریکی ادارے کے سربراہ پوپ بلی گراہم نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے ''صلیبی حملہ'' کا منصوبہ بنایا' جس کا ہدف ذرائع مواصلات کے ذریعے ۵۰۰ شہروں میں ۴۰۰ ملین مسلمانوں کو عیسائی بنانا تھا' چنانچہ اس نے ۱۷۰ ممالک پر محیط ۱۶ مواصلاتی چینل قائم کئے' عیسائیت کو پھیلانے کے لئے یہ ایک عظیم منصوبہ تھا جس میں جدید ترین ٹیکنالوجی سے استفادہ کیا گیا۔

۳: کثیر تعداد میں گرجا گھروں کی تعمیر اور تبشیری مراکز کا قیام:

عیسائی تنظیمیں نہایت مستعدی اور بے پناہ جذبے سے کثیر تعداد میں گرجا گھر اور تبشیری مراکز تعمیر کر رہی ہے' اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ:

☆ مالی کے دارالحکومت باماکو میں صرف ایک گرجا تھا اور یہاں عیسائیوں کی آبادی صرف ۲ فیصد تھی مگر اب عیسائی تبلیغی تنظیم کی مسلسل جدوجہد سے صرف دارالحکومت میں ۳۲ گرجا گھر تعمیر ہو چکے ہیں۔

☆ مغربی افریقہ کے ملک گھانا میں ۱۹۹۳ء میں صرف ایک سال کے اندر ۴۰۰ نئے گرجا گھر تعمیر کئے گئے۔

۴: بذریعہ ڈاک عیسائیت کی تبلیغ:

بعض عرب ممالک خصوصاً مصر اس تشویشناک صورت حال سے دوچار ہے' عیسائی تنظیمیں مسلمانوں کو عیسائی تعلیمات پر مشتمل خطوط ارسال کرتی ہیں جن میں اسلام کے بارے میں شرم آمیز طور پر شکوک و شبہات اور الزامات کی بوچھاڑ کی جاتی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ڈاک کی چیکنگ اور نگرانی کے ذریعے دہشت گردوں کی نشاندہی کی جا سکتی ہے تو کیا ان مشنریوں کی ڈاک کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا؟ جب ایسا ممکن ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ عرب حکومتیں نہ ان مشنریوں کا محاسبہ کرتی ہیں اور نہ ان کی ڈاک پر پابندی لگاتی ہیں؟

۵: مختلف زبانوں کے ماہر اعلیٰ درجہ کے مشنری تیار کرنا:

افریقہ کے جنگلوں' وسطی ایشیا اور نائیجیریا کے قبائل کو عیسائی بنانے کے لئے ان قبائل کی زبانوں پر دسترس رکھنے والی ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں جو اس قبیلہ اور نسل کی زبان میں انجیل کا ترجمہ کرتی ہیں اور تبشیریت پر مشتمل کتب طبع کر کے ان میں تقسیم کرتی ہیں' اسی طرح عیسائی مشنریز کو ان قبائل کی زبان' عادات اور نظریات سے متعارف کرنے کے لئے مختلف پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے' چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

☆ ایک عیسائی تنظیم...... جس کا ہیڈ کوارٹر امریکہ میں ہے...... نے مسلم ملک سینیگال کے قبیلہ ''الولوف'' کے بچوں کو عیسائی بنانے کے لئے ان کی زبان میں انجیل کا ترجمہ کیا۔

☆ تبشیری ریڈیو بلکہ دوسرے ریڈیو بھی مخصوص قبائل کی زبان میں تبلیغ کر رہے ہیں اور عیسائی ریڈیو پوری دنیا میں افریقی قبائل ''لوموا'' اور ''ماکوا'' کی زبان میں خاص پروگرام نشر کرتے ہیں۔

☆ امریکی عیسائی تنظیم ''سینفرگریٹ کمیشن'' نے چین کے صوبہ گریزستان کے مسلم ضلع (تونغ خان) میں عیسائی مشنری بھیجے' جہاں مسلمانوں کی تعداد تین لاکھ ہے۔

☆ یورپی عیسائی تنظیم (ای سی ایم) کی کوشش سے سب سے پہلے البانی زبان میں انجیل کا ترجمہ مکمل ہوا اور اس کا پہلا نسخہ البانیہ کے صدر کو پیش کیا گیا۔

☆ اس کے علاوہ قبیلہ المانیکا...... جن کی آبادی گیمبیا میں ۱۰۰ فیصد ہے...... کی زبان میں انجیل کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔

☆ ۱۹۹۵ء میں ایک تنظیم کی بنیاد رکھی گئی جس کا کام عربوں کو عیسائی بنانا تھا' اس کی بنیاد رکھنے والوں میں اسرائیل' اردون' مصر اور دیگر عرب ممالک کے عیسائی شامل تھے' اس کے علاوہ مغرب کی ایک جماعت تنظیم تبشیر العالم العربی اور بلی گراہم ایسوسی ایشن اور سوئٹزرلینڈ کے شہر لوزان میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے اراکین بھی اس میں شامل تھے۔

☆ اسی طرح امریکہ کے شہر ولیمیئی میں ایسے تبلیغی پائے جاتے ہیں' جن کا کام مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمان مہاجرین کو عیسائی بنانا ہے۔

۶: عیسائیت کی خدمت کیلئے مختلف عہدوں سے فائدہ اٹھانا:

اگرچہ کلیسا سیاست سے کلی طور پر الگ رکھنے کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے لیکن اس کے باوجود پادریوں اور پاپاؤں کی اعلیٰ سیاسی عہدوں پر تعیناتی کروائی جاتی ہے تاکہ ان کے ذریعہ عیسائیت کا پرچار کیا جاسکے' افریقہ کے مختلف ممالک ٹوگو' کانگو' گیبن اور زائیرہ وغیرہ میں قائم مقام کمیٹیوں کے صدر پادری اور پوپ ہی ہوتے ہیں۔

جالیوس نیریری: جو ایک متعصب عیسائی پادری تھا...... نے تنزانیہ پر ۲۶ سال تک حکومت کی باوجودیکہ وہاں مسلمانوں کی آبادی ۷۵ فیصد ہے' اس نے اپنے پورے دور حکومت میں ملکی وسائل کو اسلام کے خلاف استعمال کیا' مسلمانوں کو حق تعلیم اور انتظامی عہدوں سے محروم رکھا' انہیں اپنے رسم و رواج اور مذہبی شعائر ادا کرنے کی بھی اجازت نہ دی حتی کہ انہیں ملکی شہریت تک سے محروم کردیا گیا' دوران حکومت اس کی کوئی تقریر بھی اس تذکرہ سے خالی نہ ہوتی تھی کہ وہ عیسائی ہے اور اسے اپنے عیسائی ہونے پر فخر ہے' حتی کہ ۱۹۷۶ء میں قاہرہ یونیورسٹی میں اپنے خطاب کے دوران بھی وہ اس اظہار سے باز نہ رہ سکا۔

کینیا کا سابق صدر دانیال آراب موی جو ایک متعصب اور متشدد عیسائی تھا' بھی اسلام دشمنی میں جالیوس نیریری کا ہم مثل تھا۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ "عالمی چرچ کونسل" نے جنوبی سوڈان میں خانہ جنگی ابھارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ وہاں عیسائی باشندوں کی تعداد ۷ فیصد سے زیادہ نہیں ہے' اسی طرح جنوبی سوڈان میں باغیوں کا سرغنہ جان جارانگ بغاوت پھیلانے کے لئے گرجاؤں کو بطور ہیڈ کوارٹر اداروں کے استعمال کیا کرتا تھا۔

۷: عالمی انعامات اور ایوارڈز سے نوازنا:

عیسائیت کی تبلیغ اور اسلام مخالف سرگرمیوں میں اہم کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کو بطور حوصلہ افزائی عالمی نوبل انعامات سے نوازا جاتا ہے' اس کی تازہ ترین مثال یہ ہے کہ کمیٹی نے اقوام متحدہ کے سابقہ جنرل سیکریٹری آرتھوڈکس عیسائی بطرس غالی کو بین الاقوامی امن کوششوں اور معاشرتی تفریق کے خاتمہ کے سلسلے میں کوششوں کے صلہ میں عالمی نوبل ایوارڈ سے نوازا جس کی مالیت دو لاکھ پچاس ہزار امریکی ڈالر تھی' جن کی کوششوں کی بناء پر وہ اس ایوارڈ کے مستحق قرار دیئے گئے وہ یہ تھے کہ انہوں نے بوسنیا کے مسئلہ کے حل میں اہم کردار ادا کیا۔

۸: پادریوں کے عالمی تبلیغی دورے:

نصرانیت کے بڑے بڑے مبلغین اور مشنریوں کو بین الاقوامی سطح پر مختلف ممالک کے دوروں پر بھیجا جاتا ہے خصوصاً ان ممالک میں جو تنصیری تحریک کا اصل نشانہ ہیں مثلاً:

☆ پوپ یوحنا پولیس دوم نے ۵/ فروری ۱۹۸۰ء تا ۲۰/ ستمبر ۱۹۹۵ء کے دوران ۳۶ مرتبہ تقریباً ۴۰ افریقی ممالک کا دورہ کیا' اس کے علاوہ کوئی ایسا پوپ نہیں ہے' جس نے اس قدر زیادہ افریقی ممالک کے دورے کئے ہوں۔ ان دوروں سے عیسائی تبلیغ کے لئے راہ ہموار ہوئی اور عیسائی مشنریوں کے لئے اپنے غلط اور گمراہ کن نظریات کی ترویج کے لئے راستے کھلے اسی طرح حکومتی معاونت اور سرکاری حیثیت سے عیسائیوں کی تبلیغی کارکردگی میں اضافہ ہوا۔

لیکن یہ سوال ابھی باقی ہے کہ عیسائی پوپ افریقی ممالک کے دوروں کا اس قدر اہتمام کیوں کرتے ہیں؟...... ان کی اس خصوصی توجہ کا مقصد دراصل یہ ہے کہ یورپ سے عیسائیت کا دیوالیہ نکل رہا ہے اور عیسائیت کی روح ان کے دلوں سے خارج ہورہی ہے' باوجود کوشش بسیار کے اسلام سے نفرت اور دشمنی ان کے دلوں میں پختہ نہیں ہوئی بلکہ اسلام کی فکری قوت نے صاحب رائے رکھنے والوں کو متاثر کیا ہے' یہ بات عیسائی پاپاؤں کے لئے انتہائی پریشان کن ہے لہٰذا اس مذہبی قحط کو ختم کرنے کے لئے وہ اس قدر دوروں کا اہتمام کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں ان کثیر دوروں کا مقصد افریقی

زبانوں میں اس کا ترجمہ تکمیل کے مراحل میں ہے اور ۴۰ تنظیموں کو اس کی سرکولیشن کا کام سونپا گیا ہے۔

امریکہ: میں مبلغین کو مہیا کی جانے والی سہولیات کی رپورٹ:

☆...... ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۶۰۰ اسکول ان عیسائی مبلغین کے بچوں کے لئے مخصوص ہیں جو افریقہ اور ایشیا کے مختلف علاقوں میں دعوت و تبلیغ میں مصروف ہیں۔

☆...... امریکہ میں ایسی مخصوص کمپنیاں ہیں جو عیسائی پاپاؤں اور مشنریوں کے سامان وغیرہ کو دنیا کے کسی بھی ملک میں نہایت کم قیمت پر منتقل کرنے کا اہتمام کرتی ہیں۔

☆...... بعض مخصوص کمپنیاں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں چھٹیاں گزارنے کے لئے آئے ہوئے پاپاؤں اور مشنریوں کو رہائش مہیا کرتی ہیں۔

☆...... بعض مخصوص کمپنیاں وہاں چھٹیاں گزارنے کے لئے آئے ہوئے پاپاؤں اور مشنریوں کو دیگر فرموں کے مقابلے میں سیر و سیاحت کے لئے نہایت ارزاں قیمت پر گاڑیاں مہیا کرتی ہیں۔

☆...... امریکہ میں ایسے عمدہ اور معیاری ہسپتال ہیں جو صرف پاپاؤں' مشنریوں اور ان کے

ممالک میں تبلیغ کرنے والے مشنریوں کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنا اور انہیں ہر قسم کے وسائل مہیا کرتا ہے' مذہبی پاپاؤں کے ان دوروں سے نہایت خطرناک نتائج مرتب ہورہے ہیں اور لوگ کثرت سے عیسائیت کی طرف مائل ہورہے ہیں' مثلاً پوپ یوحنا پولس کے ۱۹۹۷ء میں لبنان کے دورے سے جو دوررس اثرات مرتب ہوئے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

اس کے علاوہ بڑے بڑے ممالک میں تبشیری تنظیمیں اور تبشیری دفاتر قائم کرنے کے لئے بھی عیسائی پادریوں کی طرف سے دوروں کا اہتمام کیا جاتا ہے' اس کی تازہ مثال یہ ہے کہ ایک عیسائی پادری عورت ام تریزا نے اپنے دورہ مصر کے دوران چار عیسائی مدارس کا افتتاح کیا' اس کے علاوہ بہت سے جلسوں اور پروگراموں کی سرپرستی کے فرائض سرانجام دیئے۔

۹: عیسائی مذہبی شخصیات کی کرامات کا پروپیگنڈہ:

عیسائی پادریوں کے ہاتھ پر بہت سے معجزات اور خرق عادت چیزوں کے وقوع پذیر ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کو ان کے مبنی برحقیقت ہونے کا تاثر دیا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ اس مثال سے کیا جاسکتا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں ایک امریکی پادری نے متعدد امریکی ریاستوں کا دورہ کیا' وہاں کے گرجا گھروں نے اسے خوب اعزاز سے نوازا' اس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کو زندہ کرسکتا ہے' وہ وہاں ایک مہینہ رہا اور تقریباً ۲۰۰ کے قریب مسلمان اس سے متاثر ہوکر عیسائی بن گئے۔ آخر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ لوگوں کے سامنے اس کی جعلی کرامتوں کا پول کھل گیا اور یہ ذلیل ورسوا ہوکر وہاں سے نکل گیا' اس طرح کہ لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ یہ بعض لوگوں کو رقم دیتا ہے اور وہ اس کے حکم کے مطابق جان بوجھ کر اپاہج اور اندھے بن کر اس کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں' پھر یہ ان سے کہتا ہے کہ اگر وہ حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آئیں تو وہ انہیں صحت یاب کردے گا' یہ لوگ عیسائیت قبول کرنے کا اعلان کرتے اور ساتھ ہی اپنی اصلی حالت میں آجاتے۔

۱۰: عیسائیت کی تبلیغ بذریعہ سینما:

عیسائی مشنریوں نے کینیا کی افریقی بستیوں میں تبشیری فلمیں دکھانے کا کام شروع کیا ہے اور مختلف سینما گھروں میں فلم دیکھنے کے لئے جانے والے مسلمانوں کی تعداد ۲۰۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے ۶۵ مسلمان عیسائیت سے متاثر ہوچکے ہیں' مقام حیرت ہے کہ عیسائی مشنریوں کی امدادی سرگرمیاں کس قدر زیادہ ہیں اور کس قدر تیزی سے وہ مسلمانوں کا تعاقب کررہے ہیں اور اس کے بالمقابل مسلمان کس قدر غفلت کا شکار ہیں!!

مساجد کے لئے
خاص رعایت
جبار کارپٹس
پتہ: این آر ایونیو
نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری، ناظم آباد
فون:6646888-6647655 فیکس:0921-21-5671503
ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ

اخبارِ ختمِ نبوّت

میر پور خاص میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے علماً کرام کا خطاب

ہم خاتم الانبیاءؐ کی عزت ناموس کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کو باعث سعادت سمجھتے ہیں (نوجوان)

میر پور خاص (رپورٹ: حافظ محمد عمران آرائیں) میر پور خاص میں قادیانیت کی سازشیں زور پکڑتی جاری تھیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے مولانا فیض اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص' مولانا شبیر احمد کرنالوی اور دیگر علماً کرام کے مشورہ سے پورے میر پور خاص میں تین سال سے مختلف اوقات میں درس ختم نبوت شروع کئے۔ اس سے مسلمانوں کو قادیانیت کی سازشوں اور غلط عقائد کا علم ہوا' مسلمانوں نے بھرپور انداز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا اور اس سلسلہ میں مختلف اوقات میں ختم نبوت کانفرنسیں علماً کرام کے خصوصی اجلاس طلباً کرام' وکلا اور ڈاکٹرز حضرات سے ملاقاتیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد راشد مدنی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا فقیر الرحمن نے مختلف اوقات میں دورے کئے اور مولانا اللہ وسایا صاحب نے میر پور خاص کے علاقے سیٹلائٹ ٹاؤن' حمید پورہ کالونی' پیر آباد' شاہی بازار اور دیگر مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا اور اس کام کا اتنا اثر ہوا کہ عوام الناس میں قادیانیت ایک گالی بن گئی۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے میر پور خاص کے لئے وقت دیا اشتہارات چھپ گئے اعلانات ہوئے حضرت نے میر پور خاص کے لئے تیاری کا حکم بھی دے دیا لیکن ظالموں نے میر پور خاص آنے سے قبل ہی ۱۸/مئی ۲۰۰۰ء کو حضرت اقدس کو شہید کر دیا۔ ۲۳/ مئی کو کانفرنس ہوئی لیکن حضرت اقدس کی یاد میں ابھی حال ہی میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے تین دن کا وقت میر پور خاص کے لئے عنایت فرمایا۔ مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت نے مولانا فیض اللہ صاحب' مولانا شبیر احمد کرنالوی نے مشورہ سے ظہر کی نماز کے بعد ایک تربیتی نشست جامع مسجد مدینہ میں رکھی تین دن کے لئے اور بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد' بسم اللہ مسجد' حمید و کالونی' اور بسم اللہ مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میں رات کو کانفرنس میں مولانا تشریف لائے' مصروفیت کا یہ عالم تھا کہ مولانا کے دن میں چار چار درس ہوئے' خواتین میں بیان ہوا' مدرسہ دارالسلام للبنات اور مدرسہ قاسم العلوم للبنات میں رد قادیانیت کورس پڑھایا اور ظہر کی نماز کے بعد کاروباری علاقہ شاہی بازار کی مسجد مدینہ میں مولانا کے تربیتی بیان میں مسجد اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگیٔ دامن کی شکایت کر رہی تھی۔ کچھ دن پہلے میر پور خاص شہر میں قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کو عجیب انداز میں شروع کیا کہ قادیانی عورتوں نے گھروں میں مختلف بہانوں سے داخل ہو کر تبلیغ کا کام شروع کیا' اس پر مذہبی طبقہ میں خصوصی طور پر اور عمومی طور پر ہر مسلمان پریشان ہوا' اس لئے کہ یہ کام جب کوئی مرد تبلیغ کرے تو اس کا منہ توڑ جواب بھی دے سکتا ہے مگر قادیانی عورت کو کیا جواب دے؟ اس سلسلہ میں مولانا منیر احمد طارق جو مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیدار ہیں' مولانا فیض اللہ اور مولانا شبیر احمد کرنالوی' مولانا مفتی عبیداللہ انور صاحب نے مشورہ کر کے مولانا محمد علی صدیقی کو بلوایا ایک اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ ۱۹/اگست کو میر پور خاص سیٹلائٹ ٹاؤن میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے اور قادیانیوں کی سازشوں کا بھرپور جواب دیا جائے اور اس کام کو مزید بڑھانے کے لئے خواتین میں اس مسئلہ پر بیان کیا جائے ان کو بتایا جائے کہ قادیانیت کیا ہے؟ اس سلسلہ میں بھی ۱۹/ اگست کا دن ہی متعین ہوا اور مولانا محمد علی صدیقی کے ذمہ لگایا' یہ بیان آپ نے کرنے ہیں اور خواتین کا اجتماع مدرسہ دارالسلام لال چندر باغ اور مدرسہ فاروقیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں ہوگا۔ کانفرنس اور خواتین کے پروگراموں کے لئے مکمل

تیاری ہوئی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی ۱۹/مئی کو صبح سات بجے میرپور خاص تشریف لائے اور سب سے پہلے ساڑھے نو بجے سے گیارہ بجے تک مدرسہ دارالسلام للبنات میں طالبات کو مسئلہ ختم نبوت پر درس دیا بعد نماز ظہر مدرسہ فاروقیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں خواتین اور طالبات میں بیان ہوا اور اس کے بعد شام کو چار بجے سے پانچ بجے تک مدرسہ دارالسلام للبنات میں خواتین کو مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت کے عقائد پر بھی بیان ہوا اور مولانا محمد علی صدیقی نے ان تینوں پروگراموں میں خواتین اور طالبات سے خطاب میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر' مرتد' زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ قادیانیوں سے تعلقات استوار رکھنا حرام ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ جس طرح تم اپنے مخالف کو گھر میں داخل نہیں ہونے دیتیں' ان سے بات نہیں کرتیں' یہ قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف اور دشمن ہیں ان کی عورتوں کو بھی اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دو' ان سے تعلق نہ رکھو' کیونکہ ہم مسلمان اور یہ نبی کے دشمن ہیں' ان سے ہمارا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں' خواتین میں قادیانیت کے بارے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۱۹/ اگست کی شب کو سیٹلائٹ ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس زیر نگرانی نوجوان خطیب مولانا منیر احمد طارق حسین کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا فیض اللہ صاحب نے کی' موصوف نے بھرپور انداز میں ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا راشد مدنی' مولانا قاضی احسان احمد کے علاوہ مدرسہ الحبیبہ شہداد پور کے مہتمم خطیب مولانا محمد یوسف بہاولپوری' مولانا محمد اصغر کرنالوی' مولانا مفتی عبداللہ انور' مولانا محمد عبداللہ' مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی' حافظ محمد یامین' مولانا مجیب الرحمٰن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کبری مسجد کے خطیب مولانا عبدالستار نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے اس کانفرنس میں مسئلہ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' ظہور امام مہدی علیہ الرضوان اور قادیانی عقائد پر تفصیل سے بیان کیا اور ثابت کیا کہ جہاں قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں وہاں جہاد کے بھی منکر ہیں۔ ان علماء کرام نے حکومت سے اپیل کی کہ قادیانی ختم نبوت کے انکار کے ساتھ جہاد کے بھی منکر ہیں ان کو فوری طور پر کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے میرپور خاص میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام پر مجلس نے جو کام کیا اس کا جائزہ پیش کیا اور میرپور خاص کے عوام کو عمومی طور پر اور نوجوانوں کو خصوصی طور پر قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی ترغیب دی' جس سے بے شمار نوجوانوں نے اپنے نام پیش کیے اور جب علماء کرام نے قادیانیت کے غلط عقائد پیش کیے تو عوام الناس نے ہاتھ اٹھا کر علماء کرام بیٹھے اس بات کا وعدہ کیا کہ قادیانیت کا مکمل طور پر بائیکاٹ کیا جائے گا۔ یوں یہ کانفرنس مولانا محمد یوسف بہاولپوری کی دعا پر رات ڈیڑھ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر اور جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے سابق مہتمم حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نور اللہ مرقدہ کے بھتیجے اور حضرت ؒ کے صاحبزادے مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی کے ہم زلف جناب الطاف الرحمٰن جمعہ ۲۴/ اگست کو بوقت فجر اپنے آبائی گاؤں بھبودی ضلع اٹک میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کی نماز جنازہ حضرت مفتی صاحب کے برادر اکبر حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی نے پڑھائی۔

مرحوم کو اسی روز سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ' ایک بچی اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے تینوں بیٹے حافظ قرآن ہیں۔ ادارہ قاری سعید الرحمٰن صاحب اور مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

فرمالئے یہ ہادی
لانبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

زیر سرپرستی
مولانا خواجہ خان محمد صاحب
شاہ نفیس الحسینی

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء و مناظرین ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاء اللہ

۵ شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001ء

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
061/514122 — 04524/212611

خطاطی: محمد امان اللہ قادری، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

REGD. NO. SS-166

ختم نبوت کانفرنس

دوروزہ
عظیم الشان
۲۰/ویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

۱۱/۱۲ اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۲/۲۳ رجب ۱۴۲۲ھ بروز: جمعرات، جمعۃ المبارک

زیر صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	راولپنڈی	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
نمبرز	514122	7780337	5862404	2829186	5551675	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان